آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے ٭ لو تمھیں طورِ تسلّی کا بتایا ہم نے

Digitized by Khilafat Library

ریویو آف ریلیجنز

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

جلد ۱۴ — بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۱۵ء — نمبر ۵

مطابق ماہ رجب سنہ ۱۳۳۳ھ

چندہ سالانہ

[illegible]

فہرست مضامین

اُلوہیّت مسیح ۱۸۵-۱۹۹

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ایک تبلیغی خط - ایک فرمانروائے ریاست کے نام ۱۹۹-۲۰۶

اکبر مسیح کی کتاب منارۃ البیضاء کا جواب ۲۰۶-۲۱۴

ماہوار رپورٹ ۲۱۴

گوشوارہ ۲۱۵-۲۱۶

شرح اُجرت اشتہارات رسالہ ریویو آف ریلیجنز

میعاد	پورا صفحہ		نصف صفحہ		چوتھائی صفحہ		ایک سطر	
	انگریزی	اُردو	انگریزی	اُردو	انگریزی	اُردو	انگریزی	اُردو
سالانہ	للعہ	للعہ	معہ	معہ	معہ	معہ	ہے	ہے/
ششماہی	معہ	معہ	معہ	معہ	عہ	عہ	۱۲ عہ/	۱۲ عہ/
سہ ماہی	معہ	معہ	عہ	عہ	ہہ	ہہ/	عہ/	عہ/
ایک	بے ۸	بے ۸	للعہ	للعہ/	ہے/	ہے/	۸/	۸/

تمام درخواستیں بنام مینجر میگزین قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں ؛

دُرِّ بے بہا:- یہ اعجازی گولیاں ایک عارف باللہ حاذق طبیب کے ایک نسخہ کے مطابق تیار کی گئی ہیں معمولی نہیں اسم بامسمّٰی ہیں۔ کشتہ جات کی آمیزش سے پاک۔ فاسفورس۔ ڈمیانہ۔ نکس وامیکا سے سبقت لیگئی ہیں مبہی۔ مفرح۔ مصفّیٔ خون۔ دافع جریان۔ نوجوانوں اور سن رسیدہ ہر دو کیلئے مفید ہیں۔ عورتوں کے لیے مُدِرِّ حیض۔ مصفّیٔ رنگ اور دافع ہسٹیریا ہیں۔ دو روز میں اپنا اثر دکھاتی ہیں۔ پورا نسخہ ۱۲ گولیاں قیمتی ہے مفصلہ ذیل پتہ پر مل سکتی ہیں۔ سید محمد عبداللہ و عبدالرحمٰن قادیان ضلع گورداسپور

ڈاکٹر کی ہدایت

ہر ایک قسم کے بخار کے لیئے باٹلی والا کا بخار کا عرق اور گولیاں استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت عہ/ باٹلی والا کی مقوّی گولیاں۔ ضعفِ دماغ۔ ضعفِ اعصاب۔ دق کے ابتدائی عوارض اور بدہضمی کے لیئے بہت مفید ہیں قیمت عہ/ باٹلی والا کا دانتوں کا منجن نہایت مفید قیمت ہہ/ باٹلی والا کی مرہم داد پھوڑی پھنسیوں کو ایک دن میں آرام ہوجاتا ہے قیمت ہہ/ یہ تمام بڑے بڑے دوافروشوں سے یا براہ راست ڈاکٹر۔ ایچ۔ ایل باٹلی۔ جے بی دار لی بوئیٹری۔ دادر ہی بمبئی سے مل سکتی ہیں؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الوہیت مسیح

سلسلہ کے لیئے ملاحظہ ہو ریویو بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۱۵ء

گناہ معاف کرنا

عیسائی کہتے ہیں۔ کہ از روئے شریعت موسوی بجز۔ خدا کے کوئی دوسرا گناہ معاف نہیں کرسکتا۔ اِلّا مسیح نے باوجودیکہ وہ توریت اور صحف الانبیاء کو مکمل کرنے آیا تھا متی ۵ ۔ یہ دعویٰ کیا۔ کہ میں گناہ معاف کرسکتا ہوں چنانچہ ایک مفلوج کو کہا۔ کہ جا اپنی چارپائی اُٹھا۔ اور اپنے گھر جا۔ تیرے گناہ معاف ہوئے۔ اور پھر یہود کو جو اس بات کو کفر خیال کرتے تھے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ ابن آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔ متی ۹/۲ تا ۶

اب اہل تثلیث جو مسیح کی الوہیّت ثابت کرنے کے واسطے ہمیشہ ہر طرح سے ساعی و کوشاں رہتے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ اگر مسیح خدا نہ تھا۔ تو پھر کیوں دعویٰ کیا۔ کہ ابن آدم زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

مگر افسوس ہے۔ کہ عیسائی صاحبان خود بائبل کا علم تطبیق لوگوں کو سکھلاتے اور سمجھاتے ہیں۔ مگر اپنے پر جب کوئی موقعہ آن پڑے۔ تو اس علم کو بالکل چھوتے تک نہیں چنانچہ اگر ہم اس دلیل کو علم تطبیق کی رُو سے پرکھیں۔ تو تین وجوہات سے اس دلیل کا ابطال ہوتا ہے۔

(۱) کیا مسیح نے کبھی یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ یہ تمام کمالات میرے ذاتی و اصلی ہیں حاصل کردہ نہیں ہیں؟

(۲) مسیح کو خود دعویٰ محض نبی ہونے کا تھا۔ یا الوہیت کا مدعی تھا۔

(۳) عوام الناس جو اسکے اعجاز دیکھتے تھے۔ اسے کیا سمجھتے تھے۔ اور متی ۹/۲ والا معجزہ دیکھ کر اور یہ اختیار سُن کر اسے کیا خیال کیا۔

(۱) پس واضح ہو۔ کہ مسیح وجہ اوّل کے بارے میں کسی کے گناہ معاف کرنا تو درکنار خود اپنی نسبت کہتا ہے۔ کہ باپ مجھ سے اسی لیئے محبت رکھتا ہے۔ کہ میں اپنی جان دیتا ہوں۔ تاکہ اسے پھر لوں۔ مجھے اس کے دینے کا بھی اختیار ہے۔ اور اس کے پھر لینے کا بھی اختیار ہے۔ یہ حکم میرے باپ سے مجھے ملا یوحنا ۱۰/۱۷

پس ہم کہتے ہیں۔ اپنے اختیار سے دوسروں کے گناہ معاف کرنا تو بالائے طاق خود اپنی جان دینا اور واپس لینا۔ یہ اختیار بھی باپ سے ہی ملا۔ پس باپ ہی سے حکم لے کر یسوع کچھ کر سکتا ہے۔ ورنہ خود کوئی اصلی ذاتی اختیار و قدرت نہیں رکھتا پھر ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا۔ میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کرتا۔ بلکہ جس طرح باپ نے مجھے سکھایا۔ اسی طرح یہ باتیں کہتا ہوں۔ اور جس نے مجھے بھیجا۔ وہ میرے ساتھ ہے۔ اس نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ کیونکہ میں ہمیشہ وہی کام کرتا ہوں۔ جو باپ کو پسند آتے ہیں یوحنا ۸/۲۸ و ۲۹

پس خود دیکھ لو۔ حضرت مسیح کو ہر ایک امر میں باپ ہی سے حکم ملتا ہے۔ اور مسیح نے اپنی طرف سے کبھی کچھ نہیں کیا۔ بلکہ خدا باپ کے حکم کے ماتحت ہر ایک کام کرتا رہا۔ پھر وہی کام کیئے۔ جو ہمیشہ خدا باپ کو پسند آتے ہیں۔ اور جو کام مسیح نے کیئے ہیں۔ خدا باپ کے نام کی برکت سے کیئے ہیں یوحنا ۱۰/۲۵

پس کس طرح کہتے ہو۔ کہ تمام کمالات مسیح خداوند کے اصلی و ذاتی تھے۔ حاصل کردہ نہ تھے اور کہ اسی لیئے وہ الٰہ ہے۔ مگر بائبل تو پکار پکار کر کہتی ہے۔ کہ وہ محتاج الی اللہ تھا۔ اور اب یہ امر ظاہر ہے۔ کہ محتاج خدا نہیں ہو سکتا۔

پھر جائے غور ہے۔ کہ جہاں تک اناجیل کو پڑھیں۔ ان سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ یسوع کا ہر ایک کام و کلام حتّٰی کہ حرکات و سکنات تک خدا کے حکم سے تھا۔ پھر کس طرح وہ یہ کمالات جو

اس کی طرف منسوب کرتے ہو۔ اس کے اپنے ذاتی و اصلی تھے۔ چنانچہ ایک دوسرے مقام پر خداوند نے فرمایا۔ کیونکہ میں نے کچھ اپنی طرف سے نہیں کیا۔ بلکہ باپ جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اسی نے مجھ کو حکم دیا ہے۔ کہ کیا کہوں اور کیا بولوں۔ یوحنا ۱۲/۴۹

پس جائے تعجب ہے۔ کہ خداوند مسیح تو یہ کہتا ہے۔ کہ میرا کرنا۔ بولنا۔ کہنا سب خدا باپ کے حکم کے ماتحت ہیں۔ مگر اہل تثلیث یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ محتاج الی اللہ نہ تھا۔ بلکہ الوہیت میں باپ کے برابر تھا اتاناسس عـ۔ اور نہیں سوچتے۔ کہ خود عقیدہ اتاناسس کوئی الہامی نہیں۔ خود اتاناسس کی تصنیف اور اس کے دماغ کا نتیجہ ہے۔ جو نہ کوئی ملہم تھا۔ نہ مامور من اللہ۔ اور نہ اس کی بنیاد الہام بتاتا ہے۔

پھر غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ آخر حضرت یسوع مسیح کیا سمجھ کر خدا کا حکم مانتے تھے۔ سو اسکی تشریح بھی حضرت مسیحؑ نے خود ہی کر دی ہے۔ فرمایا۔ میں جانتا ہوں۔ کہ باپ کا حکم ہمیشہ کی زندگی ہے۔ پس جو کچھ میں کہتا ہوں جس طرح باپ نے مجھ سے فرمایا ہے۔ اسی طرح کہتا ہوں۔ یوحنا ۱۲/۵۰

پس نہ ڈرو اور سوچو۔ کہ ہمیشہ کی زندگی یہی ہے۔ کہ خدا باپ کے حکم کی فرمانبرداری کرتا اور خود حضرت یسوع مسیح بھی خدا باپ کے حکم کے فرمانبردار اور مطیع رہے۔ اور اسی لیئے ایسا درجہ پایا۔ چنانچہ پولوس فرماتا ہے۔ کہ خداوند مسیح یہاں تک فرمانبردار رہا۔ کہ موت بلکہ صلیبی موت تک گوارا کی۔ اسی واسطے خدا نے بھی اسے بہت سربلند کیا اور اسے وہ نام بخشا۔ جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے فلیپیوں ۲/۸

پس حضرت مسیح خود خدا باپ کے فرمانبردار تھے۔ اور اسکے احکام کی متابعت کو ہمیشہ کی زندگی فرماتے رہے۔ یوحنا ۱۲/۵۰ اور اب خدا کا حکم یہی ہے۔ اور یہی ہمیشہ کی زندگی ہے۔ کہ لوگ خدا باپ کو اکیلا سچا خدا اور مسیح یسوع کو جسے اس نے بھیجا ہے۔ جانیں یوحنا ۱۷/۳ } نہ کہ مسیح کو خدا جانیں جو خود دنیا میں بھی نہیں آ سکتا۔ بلکہ باپ کا فرستادہ (رسول) ہے۔ یوحنا ۷/۲۸و۲۹ ۔ پھر دیکھو۔ کہ یسوع تو کہتا ہے۔ کہ میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا۔ جیسا سنتا ہوں (یعنی خدا باپ سے) عدالت کرتا ہوں۔ اور میری عدالت راست ہے۔ کیونکہ میں اپنی مرضی نہیں۔ بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں یوحنا ۵/۳۰ ۔ اور پھر فرماتا ہے۔ کہ جو کچھ باپ مجھے دیتا ہے۔ میرے پاس آ جائیگا۔ اور جو کوئی میرے پاس آئیگا۔ اسے میں ہرگز نہ نکالوں گا۔ کیونکہ میں آسمان سے اترا ہوں

نہ اس لیئے کہ اپنی مرضی کے موافق عمل کروں - بلکہ اس لیئے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں یوحنا ۶/۳۸ و ۳۲ - اب حق پسند طبائع غور کریں - کہ حضرت مسیح تو صاف اقرار کرتے ہیں کہ مَیں کچھ نہیں کر سکتا - اور اپنی مرضی کے موافق عمل نہیں کر سکتا - بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کرتا ہوں - مگر پھر بھی اہل تثلیث یہی کہتے ہیں - کہ وہ یسوع کامل خدا - کامل انسان الوہیت کے اعتبار سے اَب تعالیٰ کے برابر انسانیت کے اعتبار سے اَب تعالیٰ سے کمتر - اتاناسس ۳۲ و ۳۳ لیکن بات جب بنتی ہے - کہ جس طرح ہم نے اہل تثلیث کی ایک ہی یہ گناہوں کے معاف کرنے کی دلیل کئی آیات سے باطل کر کے اس کا ابطال پایہ ثبوت کو پہنچا دیا ہے - اسی طرح اہل تثلیث بھی کم از کم ایک ہی صاف اور صریح آیت جو حضرت مسیح کی الوہیت پر دال ہو - پیش کر کے اسے خدا ثابت کریں - تاہم جانیں - کہ آپ لوگ بھی کبھی کبھی بائیبل پڑھتے ہیں -

(۲) دوئم یہ کہ مسیح کا دعویٰ کیا تھا - اور اس کے ثبوت میں مسیح نے کونسی آسمانی کتاب کی کوئی ایسی آیت پیش کی - جس سے اس کا اصلی دعویٰ ثابت ہوتا ہو -

سو یاد رہے - کہ مسیح خود منکرین اور یہود سے مخاطب ہو کر کہتا ہے - کہ یہ نہ سمجھو کہ مَیں باپ سے تمہاری شکایت کرونگا - تمہاری شکایت تو کرنے والا ہے - یعنی موسیٰ - جس پر تم نے امید لگا رکھی ہے - کیونکہ اگر تم موسیٰ کا یقین کرتے - تو میرا بھی یقین کرتے .... اس لیئے کہ اس نے میرے حق میں لکھا ہے - لیکن جب تم اس کے نوشتوں کا یقین نہیں کرتے - تو میری باتوں کا کیونکر یقین کرو گے یوحنا ۵/۴۵ و ۴۷

پہلی

اب یہ امر قابل تحقیق ہے - کہ موسیٰؑ کی وہ کونسی پیشگوئیاں ہیں جو عیسائی صاحبان مسیح پر چسپاں کرتے ہیں -

پس واضح ہو کہ عیسائی صاحبان اکثر گنتی و استثنا کا حوالہ دیا کرتے ہیں - گنتی باب ۲۱/۹ میں ذکر ہے - کہ موسیٰ نے سانپ کے ڈسے ہوئے بنی اسرائیلیوں کے واسطے بحکم خدا ایک پیتل کا سانپ نیزے پر لٹکا کر کہا - کہ خدا کہتا ہے - جو کوئی اس سانپ پر نگاہ کرے گا - وہ سانپ کے ڈسنے سے نہ مریگا -

اب خدارا سچ کہو - کہ اس پیشگوئی کو مسیح کے ساتھ کیا نسبت ہے - کیا خدا کے برگزیدہ نبی کو جو بقول شما ابن خدا تھا - ایک پیتل کے سانپ کے مشابہ ٹھہراتے ہو لیکن اگر اسکو درست مانا جائے - اور قبول کر لیا جاوے کہ اس میں مسیح کی نسبت پیشگوئی ہے پھر بھی اس سے مسیحیوں کا مطلب حل نہیں ہوتا - کیونکہ اس میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے مسیح کی خدائی ثابت ہو - اگر ہے تو اُسکو پیش کرو -

دوسرا حوالہ جو تم پیش کرتے ہو وہ استثناء باب ۱۸ کا حوالہ ہے - سو اگرچہ یہ پیشگوئی دراصل آنحضرت صلعم کیلئے ہے جو حضرت موسیٰ کے مثیل تھے - مگر اسجگہ ہم عیسائیوں کی خاطر یہی فرض کر لیتے ہیں کہ یہ پیشگوئی حضرت مسیح کی نسبت ہے اور اگر اس مقام سے اسکی الوہیت ثابت ہو سکتی ہو تو ہم تسلیم کرینگے - ورنہ آپکو اختیار ہے - کہ خواہ مخواہ اُسکی طرف الوہیت منسوب کرتے جاویں -

اور اس جگہ ذرا یہ امر یاد رہے - کہ یہ تطبیق صرف ہم ہی نہیں کرتے - بلکہ خود بائیبل کے عہد جدید کی کتاب یوحنا ۵/۴۶ کے ریفرنس میں آپ لوگ ہمیشہ یہی لکھتے رہے - اور کتاب اعمال ۳/۲۲ آیت میں بھی اسی آیت کو مسیح پر چسپاں کیا گیا ہے - پس یہ تمہاری ہی تحقیق اور مسلمہ دلیل ہے - استثنا ۱۸/۱۵ کی عبارت حسب ذیل ہے - خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیری ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کریگا ۱۸/۱۵ پھر ورس ۱۸ میں لکھا ہے - میں انکے لیئے ان کے بھائیوں میں سے ایک نبی برپا کرونگا - اور اپنا کلام اس کے مُنہ میں ڈالونگا - اور جو کچھ میں اسے فرماؤنگا - وہ سب ان سے کہیگا -

اب خدارا غور کرو - اور سچ بتاؤ - کیا ان آیات میں سے کسی ایک سے بھی یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ یہاں کسی آنیوالے کی جسے نبی کہا گیا ہے - الوہیت کا ذکر ہے - یا گنتی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گنتی ۲۱/۹ میں آنیوالے موعود کی الوہیت کا حال تحریر ہے - بلکہ ان ہر دو مقامات سے اور مخصوص استثنا ۱۸/۱۵ سے تو یہی ثابت ہوتا ہے - کہ آنیوالا صرف موسیٰ کی مانند ایک نبی ہے - اور وہ خدا کے حکم کے ماتحت تبلیغ حق کا کام انجام دیگا - اور خدا کا فرمانبردار ہوگا -

پھر آگے استثنا ۱۸/۲۰ میں ایک معیار ہے - کہ اگر وہ نبی جو کوئی ایسی گستاخی کرے - کہ کوئی بات میرے نام سے کہے - جس کے لیئے کہ میں نے اسے حکم نہیں دیا - یا اور معبودوں کے

نام سے کہے۔ تو وہ نبی قتل کیا جاوے۔

اب بتاؤ۔ اگر مسیح خداوند نے خود کو خدا کہا۔ اور بجز خدا کے اپنے آپ کو بھی معبود کہا تو کیا پھر اسی معیار فرمودہ کے ماتحت مسیح یسوع مصلوب ہوا۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ تو صلیبی موت تک فرمانبردار رہا فلپ ۲/۸ اور اسی لیئے خدا تعالیٰ نے اسے اس صلیب پر سے[۱] زندہ اتارا۔

پس پھر بتاؤ۔ کہ کیوں نبی موعود کا ذکر کر کے آگے بتادیا۔ کہ اگر کوئی نبی غیر معبود کا نام لیکر کچھ کہے۔ تو قتل کیا جاوے۔ پس جو قتل ہو سکتا ہے۔ وہ انسان ہے۔ پھر کیونکر حضرت یسوع مسیح کو جو باوجود بقول شما صلیب پہ مصلوب بھی ہوا۔ اور مر بھی گیا متی ۲۷/۵۰ خدا کہتے ہو۔ اور کس طرح استثنا ۱۸/۱۵تا۲۰ سے اسکی الوہیت ثابت کر سکتے ہو۔ پس یہی اقبالی ڈگری ہے۔ کہ خود تم لوگوں نے ہی یوحنا ۵/۴۶ کی تطبیق کرتے ہوئے ریفرینس میں استثنا ۱۸/۱۵ کا حوالہ دیدیا۔ اور اعمال کی ۳/۲۲ آیت بھی لکھدی۔ پس آپ لوگوں کا یہ قول خود ہی یسوع کو محض نبی انسان ٹھہراتا ہے۔ اور الوہیت کا شائد خیال نہ رہا۔ اور شائد اسی واسطے اس پیشگوئی کو عام طور پر میدان مناظرہ میں پیش نہیں کیا کرتے ہو۔ بعض ہوشیار مناد کہتے ہیں۔ کہ استثنا ۱۸/۲۰ میں قتل ہونا حکم ہے۔ نہ کہ پیشگوئی۔ مگر ہم کہتے ہیں پیشگوئی ہے دیکھو استثنا ۱۳/۵۔

(۳) وجہ سویم۔ عوام الناس جنہوں نے متی ۹/۲ والا معجزہ دیکھا تھا۔ اسکو کیا سمجھتے تھے پس آیت ۸ میں لکھا ہے۔ لوگ یہ دیکھکر ڈر گئے۔ اور خدا کی بڑائی کرنے لگے۔ جس نے آدمیوں کو ایسا اختیار بخشا۔ متی ۹/۸ اور ایک دوسرے مقام پر لکھا ہے۔ کہ مسیح نے جب ایک مادرزاد نابینا کو بینا کر دیا۔ تو اس نے لوگوں کے استفسار کے جواب میں کہا۔ کہ اس

---

[۱] حاشیہ۔ ہم اس مضمون کے شائع ہوجانیکے بعد اپنے ایک عیسائی دوست کی سفارش سے ایک مضمون لکھیں گے۔ کہ موجودہ بائیبل خدا کا کلام نہیں کہلا سکتی۔ اور خصوصاً عہد جدید جسپر عیسائیت کا دارومدار ہے۔ پھر یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچائینگے کہ موجودہ بائیبل کی رو سے مسیح صلیب پر نہیں مرا۔ بلکہ پیشگوئیوں اور واقعات کے رُو سے زندہ اُترا۔ انشاء اللہ العزیز۔ منہ

شخص نے جس کا نام یسوع ہے۔ مٹی گوندھی۔ اور میری آنکھوں پر لگائی یوحنا ۹/۱۱ پھر اسی باب کی ورس ۲۳ میں لکھا ہے۔ کہ اس مادر زاد اندھے نے جو بینا ہو گیا تھا۔ یہود سے کہا۔ کہ اگر یہ آدمی خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو کچھ نہ کر سکتا۔ اور نیز ورس ۱۷ میں لکھا ہے کہ جب یہودیوں نے اس شفا پانے والے مادر زاد اندھے سے پوچھا۔ کہ تو اسکے حق میں کیا کہتا ہے۔ تو اس نے کہا۔ کہ وہ ایک نبی ہے یوحنا ۹/۱۷

پس غور کرو۔ کہ یسوع کے ہاتھ سے شفایاب ہونیوالے۔ یسوع کے شاگرد اور حواری اور خود یسوع مسیح تو اپنے آپ کو ایک آدمی اور نبی ہی سمجھتے رہے۔ مگر ان کے مابعد چوتھی صدی کے اوائل میں جب عقیدہ ثالوث بنایا گیا۔ تو اُلوہیت مسیح کی بنیاد پڑی۔ اور پھر پانچویں صدی میں جب یہ عقیدہ زبان لاطینی میں رائج ہوا تو یہ مسئلہ عام ہو گیا۔

یہاں پر یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ یہودیوں کے کبھی وہم میں بھی نہ گذرا تھا۔ کہ آنیوالا موعود۔ کامل انسان۔ کامل خدا (اتاناسس ۳۲) ہو گا۔ بلکہ وہ موعود کو صرف ایک انسان ہی جانتے تھے۔ البتہ نہایت ذی شان انسان خیال کرتے تھے۔ جیسا کہ طالمود میں ابی النیر والی روایت سے کہ مسیح بنائے عالم سے پہلے ارادہ تخلیق الٰہی میں تھا ثابت ہوتا ہے۔ یا یہ کہ جب آئیگا۔ تو کوئی نہ جانیگا۔ کہ وہ کہاں کا ہے۔ دیکھو یوحنا ۷/۲۷ پس تمام یہود جو بقول مسیح موسیٰ کی گدی پر تھے۔ یہی سمجھتے رہے۔ اور انبیاء سابقین میں سے کسی نبی نے کبھی یہ نہیں کہا کہ کسی زمانہ میں خود خدا بھی مجسم ہو کر دنیا میں آئے گا:

پس اب بتاؤ۔ پھر کس طرح حضرت مسیح اس بات سے کہ ابن آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنیکا بھی اختیار ہے۔ خدا ہو سکتا ہے۔ جس صورت میں کہ وہی ابن آدم خود یہ کہتا ہے

سلہ حاشیہ ہم رسالہ ریویو آف ریلیجنز۔ بابت ماہ جنوری ۱۹۱۵ء کے صفحہ ۲۰ تا ۲۲ میں مفصل ثابت کر چکے ہیں۔ کہ حضرت مسیح ہمیشہ خود کو ایک انسان ہی کہتے رہے اور یہی رسول سمجھتے رہے۔ کہ وہ ایک آدمی تھا۔ نہ کہ خدا دیکھو رسالہ مذکورہ

منہ

کہ مَیں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ بیٹا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا۔ یوحنا ۵/۱۹

زبور ۲

عیسائی کہتے ہیں۔ کہ زبور ۲/۷ میں جو لکھا ہے۔ کہ مَیں حکم کو آشکارہ کرونگا کہ خداوند نے میرے حق میں فرمایا۔ کہ تو میرا بیٹا ہے۔ مَیں آج کے دن تیرا باپ ہُوا۔ یہ اگرچہ سلیمان کے حق میں بھی ہے۔ مگر دراصل مسیح کے حق میں ہے اور اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح ازلی بیٹا ہے۔ لہٰذا وہ خدا ہے اور اس بات کے ثبوت میں کہ یہ آیت یعنی زبور ۲/۷ مسیح کے حق میں ہے۔ یہ امر پیش کرتے ہیں۔ کہ اعمال ۱۳/۳۳ اس کی تصدیق کرتی اور نیز عبرانیوں ۱/۵ بھی اسکی مصدق اور موید ہے۔ جہاں لکھا ہے۔ "کیونکہ فرشتوں میں سے اس نے کب کسی سے کہا۔ کہ تو میرا بیٹا ہے۔ آج تو مجھ سے پیدا ہُوا۔" عبرانی ۱/۵

مگر اول تو ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ عبرانیوں اور مکاشفہ ہردو الہامی تحریریں نہیں۔ اور اگر بالفرض انہیں الہامی بھی تسلیم کرلیا جاوے۔ تو بھی اُلوہیت مسیح ثابت نہیں ہوسکتی۔

اب یہ امر قابل غور ہے۔ کہ مسیح کیوں خدا کا بیٹا ٹھہرا۔ سو اسکی تشریح یہی ہے۔ کہ پاکیزگی کی روح کے اعتبار سے مردوں میں سے جی اُٹھنے کے سبب قدرت کے ساتھ خدا کا بیٹا ٹھہرا۔ روم ۱/۴ پس مسیح ازلی بیٹا نہیں۔ بلکہ بموجب فلپ ۲/۸ خدا کی فرمانبرداری کی وجہ سے اور مطابق روم ۱/۴ پاکیزگی کی روح کی وجہ سے خدا کا بیٹا ٹھہرا۔ پس بیٹے کی ازلیت کس طرح ثابت ہوسکتی ہے۔ پھر ہم کہتے ہیں۔ کہ بقول عبرانیوں ۷/۳ ملک صدق بھی جس کی عمر کا کوئی شروع نہیں۔ اور نہ زندگی کا آخر۔ مگر خداوند مسیح ایک دفعہ مر گیا متی ۲۷/۵۰) کس طرح خدا نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ وہ بھی خدا کے بیٹے کے مشابہ ٹھہرا ہے۔

پھر لکھا ہے۔ کہ خدا باپ مسیح کو فرماتا ہے۔ کہ تو ملک صدق کے طریقے کا ابد تک کاہن ہے، اور اسے خدا کی طرف سے ملک صدق کے طریقے کے سردار کاہن کا خطاب ملا۔ عبرانیوں ۵/۶،۱۰

پس بتاؤ۔ کہ اگر حضرت مسیح کو ازلی بھی مان لیا جاوے تو ازلیت میں بھی وہ یعنی حضرت مسیح کیونکر اکیلے رہ سکتے ہیں۔ کیوں ملک صدق اُسی طرح ازلی ہونے کی وجہ سے خدا نہیں ہوسکتا۔

اور اگر کہو۔ کہ سردار کاہن کو بقول ۵/۱ عبرانیوں کے خدا نے کب یہ کہا۔ کہ تو میرا بیٹا

ہے۔ مَیں آج کے دن تجھ سے خوش ہُوا۔ تو پھر بتاؤ۔ یہ زبور ۲/۷ تفصیلاً تو سلیمان پر بھی صادق آتی ہے۔ اور تم خود تسلیم کرتے ہو۔ تو پھر سلیمان بھی خدا ہُوا۔

نمبر ۱۰

اہل تثلیث کہتے ہیں۔ کہ زبور ۴۵ مسیح خداوند کے حق میں ہے۔ اور تطبیق ۲ پطرس ۲/۹ سے کر کے دکھاتے ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ خود اپنا عقیدہ اس دلیل کے پیش کرتے وقت فراموش کر کے پس پشت رکھ دیتے ہیں۔ کیونکہ اتاناسس عقیدہ کی رو سے نہ اقانیم کو مخلوط کر سکتے ہیں۔ نہ جوہر ذات کو تقسیم۔ پھر یہ زبور اگر مسیح کے حق میں ہے۔ تو کس طرح ہدایت ع۶ قایم رہ سکتی ہے۔ ذرا ثابت کرو تو سہی یا یوں ہی یونیٹیرین[1] کہکر لوگوں پر کفر کا فتویٰ دیا کرو گے۔ کیونکہ اگر زبور ۴۵ کی آیات ۳ و ۵ وغیرہ کی رو سے اکیلا مسیح قادر مطلق ہے۔ تو جوہر ذات کسی طرح تقسیم نہیں ہو سکتا۔

نمبر ۱۱

اہل تثلیث فرماتے ہیں۔ کہ مسیح بموجب رسولی تحریر بمکاشفہ کے الفہ و امگہ ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ مَیں الفہ و امگہ اول و آخر ابتدا اور انتہا ہوں مکاشفہ ۲۲/۱۳ ہم کہتے ہیں۔ کہ اول تو آپ لوگ زبردستی سے یہ آیت مسیح پر چسپان کرتے ہیں۔ کیونکہ صرف ایک ہی امر اور وجہ ہے۔ جس سے ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ یہ آیت مسیح کے حق میں ہے مگر وہی امر واقعات جھٹلا رہے ہیں۔ یعنی وہ یہ کہ مَیں داؤد کی نسل و اصل اور صبح کا چمکتا ہُوا ستارہ ہوں۔ مکاشفہ ۲۲/۱۶

مسیحیوں کا دعویٰ ہے کہ مسیح موعود نہ صرف داؤد کی اصل و نسل بلکہ اسکی صلب میں سے ہونا چاہیئے۔ اور اسکی تائید میں وہ پیش کرتے ہیں کہ (خداوند نے داؤد سے وعدہ کیا) کہ جب تیرے دن پورے ہوں گے۔ اور تو اپنے باپ دادوں کے ساتھ سو رہیگا۔ تو مَیں تیرے بعد تیری نسل کو جو تیری صلب سے ہو گی۔ برپا کرونگا۔ اور اس کی سلطنت کو قایم رکھونگا۔ وہی میرے

---

[1] حاشیہ۔ پادری صاحبان جب کسی لایق عیسائی کے سامنے الوہیت مسیح بائیبل کے رو سے ثابت نہیں کر سکتے۔ تو اسوقت صرف یہ دلیل پیش کرتے ہیں۔ کہ یہ یونیٹیرین ہے۔ کلیسیا کے بزرگوں سے فی الفور فتویٰ دلادو۔ کہ اس کا عقیدہ کفر پر مبنی ہے۔ اسکو الگ کرد۔ کیا خوب آزادی ہے۔ منہ

نام کا ایک گھر بنائیگا[۵۱]۔ اور مَیں اس کی سلطنت کا تخت ابد تک قایم رکھوں گا۔ اور مَیں اس کا باپ ہونگا۔ اور وہ میرا بیٹا ہوگا۔ سو وہ اگر کوئی خطا کریگا۔ تو مَیں اسے آدمیوں کے کوڑے اور بنی آدم کے تازیانوں سے تنبیہ کرونگا۔ سموئیل ۲ ۷/۱۲و۱۴

اب یہ امر ظاہر ہے۔ کہ سلیمان ابن داؤد نے خدا کا گھر (ہیکل یعنی بیت المقدس) بنایا۔ اور وہ داؤد کی صلب سے تھا۔ نبی بھی تھا۔ اور بادشاہ بھی ہوُا۔ اور تمام وہ ظاہری علامات جو پیشگوئی مذکور میں مقرر تھیں۔ سلیمان میں پائی گئیں اور یہ نہ صرف ظاہری بادشاہ تھے بلکہ اُنکو روحانی بادشاہت بھی عطا کی گئی تھی جو کبھی اُن سے نہیں چھن سکتی۔ اور زبور ۲/۷ میں خدا نے یہ بھی کہدیا۔ کہ تُو میرا بیٹا ہے۔ مَیں آج کے دن تجھ سے خوش ہوُا۔ اور اس کو آپ لوگ بھی ہمیشہ قبول کرتے رہے۔ کہ یہ پیشگوئی سلیمان کے حق میں ہے۔ مگر اجمالاً مسیح پر صادق آتی ہے۔ لیکن اس اجمالی تصدیق کا ثبوت آپکے پاس کچھ نہیں۔ کیونکہ مسیح تو داؤد کے صلب سے نہیں۔ لیکن آپکے قول کے بموجب وعدہ یہی تھا۔ کہ آنیوالا موعود داؤد کے صلب سے ہوگا۔ مگر مسیح تو محض حضرت مریم صدیقہ سے پیدا ہوُا۔ اور اب یہ امر ظاہر ہے۔ کہ بموجب ۲ سموئیل ۷/۱۲ مسیح مطابق متی ۱/۱۶ و ۱/۲۵ کے داؤد کے صلب سے نہیں۔ اور اگر یسعیاہ ۷/۱۴ کی رو سے کہتے ہو۔ جہاں لکھا ہے۔ کہ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی۔ اور بیٹا جنے گی۔ اور اس کا نام عمانوئیل رکھے گی۔ تو پھر بتاؤ۔ کہ بموجب متی ۱/۲۱ کے فرشتہ تو یہ کہتا ہے۔ کہ اس مولود کا نام یسوع رکھنا۔ چنانچہ ورس ۲۵ سے ثابت ہے کہ اسکا

---

[۵۱] حاشیہ۔ یہ امر ظاہر ہے۔ کہ سلیمان نے خدا کا گھر بنایا۔ بادشاہ ہوُا۔ اور زبور ۲/۷ سلیمان کے شاہد حال ہے جب عیسائیوں سے پوچھا جائے۔ کہ مسیح پر یہ زبور کس طرح عاید ہوتی ہے۔ تو اسوقت کہتے ہیں۔ کہ روحانیت میں مسیح پر صادق آتی ہے۔ کیونکہ خدا کا ہیکل کیا چیز ہے۔ مسیح نے دین الٰہی دنیا میں پھیلایا۔ یہ خدا کا گھر ہے۔ اور مسیح کی سلطنت آسمانی تھی۔ نہ کہ زمینی۔ جو ابد تک قایم رہے گی۔ مگر سلیمان کی زمینی سلطنت تھی۔ جو آخر کچھ مدت کے بعد ختم ہوئی۔ یہاں پر یہ یاد رہے کہ وہ صرف زمینی بادشاہ نہ تھے بلکہ روحانی بادشاہ بھی تھے اور یہ ایک ایسی بات ہے جو ابد تک اُنکے ساتھ رہے۔ اسی طرح استثنا ۱۸/۱۵ والی آیت کے الفاظ تیری مانند پر بحث کیجاتی ہے۔ تو موسیٰ اور مسیح میں کوئی مماثلت و مشابہت ثابت نہیں کر سکتی۔ منہ

نام یسوع رکھا گیا۔ پھر کیونکر یسوع[۵] اور عمانوئیل ایک ہوئے۔ کیونکہ یسعیاہ تو یہ کہتا ہے۔ کہ اس کا نام وہ کنواری عمانوئیل رکھے گی۔ مگر برخلاف اسکے اس کا نام یسوع رکھا گیا۔ جو ایک دوسرا لفظ ہے۔ اور جسے لفظ عمانوئیل کے ساتھ نہ لفظی مشابہت ہے۔ اور نہ معنوی مماثلت۔ کیونکہ عمانوئیل کے معنی ہیں۔ خدا ہمارے ساتھ۔ اور یسوع کے معنی ہیں........ نجات یافتہ۔ پھر کس طرح مذکورہ پیشگوئی مسیح پر صادق ٹھہرا کر مکاشفہ کے الفاظ الفا و مگہ مسیح پر لگاتے ہو۔ کیونکر اسوقت داؤد کی اصل و نسل اور صلب والی پیشگوئی پس پشت رکھ لیا کرتے ہو۔

رہا لفظ کنواری۔ جو اصل قرینہ خیال کرتے ہو۔ سو تمام علماء جانتے ہیں۔ کہ اصل زبان میں جو کنواری کے واسطے لفظ ہے۔ اسکے معنے ہیں۔ جوان عورت۔ اس میں یہ شرط نہیں۔ کہ وہ باکرہ ہوگی۔ نہیں تو یہ ثبوت تمہارے ذمہ ہے۔ کہ یہود کی احادیث اور دیگر کتب شرعی سے یہ ثابت کرو۔ کہ وہ یہ خیال کرتے تھے۔ کہ آنیوالا موعود بجز باپ محض ماں سے پیدا ہوگا۔ بلکہ وہ تو برخلاف اسکے بموجب کتب الہامی کے اسے داؤد کی اصل و نسل اور خاص داؤد کی نسل کے صلب سے پیدا ہونیوالا جانتے تھے۔

رہا یہ امر۔ کہ اس لفظ کا ترجمہ قبل از مسیح کئی صد سال مصر میں کنواری ہی کیا گیا۔ مگر ہم کہتے ہیں۔ کہ اگرچہ اس لفظ کا ترجمہ قبل از مسیح بھی کنواری ہی کیا جاتا تھا۔ مگر یہ تو اسرائیل کا ایک عام محاورہ تھا۔ چنانچہ موسوی شریعت میں لکھا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص جورو کرے۔ اور نکاح کے بعد اس سے ہم بستر ہو۔ اور پھر اس سے بغض رکھے اور اس کے بغض و کینہ کی وجہ سے لوگ اس جورو کو بدنام کریں۔ تو اسکے والدین (یعنی لڑکی کے) شہر کے دروازے پر لڑکی کے کنوارپن کی نشانیاں لیکر بزرگوں کو جمع کر کے بٹھائیں۔ اور تب اسے سزا دی جائے اس لئے کہ اس نے اسرائیل کی کنواری کو بدنام کیا۔ دیکھو استثنا ۲۲/۱۳ تا ۲۰۔ پس یہ کنواری کا لفظ اسرائیلی اپنی قومی فضیلت کے واسطے عام طور پر استعمال کرتے تھے۔ اور شادی کے بعد بھی بیکے والے یعنی والدین

---

۵ حاشیہ۔ عیسائیوں کے سامنے جب کوئی مسلمان یہ آیت پڑھے۔ کہ مسیح تو احمد صلعم کی خوشخبری سناتا تھا۔ تو اسوقت جھٹ کہدیتے ہیں۔ کہ حضرت محمدؐ صاحب کا نام تو احمد نہیں تھا۔ بلکہ محض محمد (صلعم)۔ اور پھر اسوقت تواریخ اور دیگر کتب علم ادب اسلام کا حوالہ دیتے ہیں۔ اور پھر احمدیوں سے کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کا نام تو غلام احمد تھا اور درمیان احمدؐ اور غلام احمد کے ایک اہم فرق ہے۔ مگر اب ہم دیکھیں گے۔ کہ ہم کو ہماری اس تنقیح کا کیا جواب دینگے۔ یا جواب کو خاموشی سے بدل دینگے۔ منہ

وغیرہ اسے کنواری کے لفظ سے یاد کرکے اسرائیل کی قومی فضیلت دوہراتے تھے۔ اس لیئے اسی وجہ اور عام محاورہ کی رو سے آنیوالے ذیشان موعود کی والدہ کو کنواری اور اسرائیل کی کنواری کہا گیا۔ نہیں تو بتاؤ۔ کہ یہودیوں کو کیوں یہ خیال تھا۔ کہ مسیح ماں باپ سے پیدا ہوگا۔ جو اسرائیلی ہونگے۔ اور مخصوص وہ باپ کی طرف سے داؤدی نسل وصلب کا ہوگا۔ پس یہ ترجمہ جو قبل از مسیح کئی صد سال ہوا۔ آپ کی دلیل کو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ لہٰذا مکاشفہ کی آیت ۲۲/۱۶ کا یہ قرینہ کہ میں داؤد کی اصل ونسل اور صبح کا چمکتا ہوا ستارہ ہوں۔ مسیح پر کسی صورت میں چسپاں نہیں ہوسکتا۔ اور اگر مسیح پر عاید ہوسکتا ہے۔ تو پھر الوہیت کا خاتمہ ہے۔ کیونکہ کوئی شخص جو ایک شخص کی اصل ونسل سے پیدا ہو۔ خدا نہیں بن سکتا۔

اور اگر ہم اس جگہ ان تمام دلائل کو نہ بھی مدّ نظر رکھیں۔ تو بھی یہ ثابت نہیں ہوسکتا۔ کہ یسعیاہ ۷/۱۴ مسیح کے حق میں ہے۔ کیونکہ محققین نے یہ بات ثابت کردی ہے۔ کہ تحقیقاً یہ آیت مہیر شالال بز کے لیئے ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ پھر خداوند نے مجھے کہا۔ کہ ایک بڑی تختی لے۔ اور آدمی کے قلم سے اس پر لکھ۔ مہیر شالال ز کے لیئے۔ اور کہ میں دیانتدار گواہوں کو یعنی عوریاہ کاہن۔ کو اور ذکریاہ بن یبرکیاہ کو مقرر کروں اور میں نبیہ کے پاس گیا۔ سو وہ پیٹ سے ہوئی۔ اور ایک بیٹا جنی۔ تب خداوند نے مجھے کہا۔ اس کا نام مہیر شالال حاش بز رکھ۔ یسعیاہ ۸/۳ 10

پس اب یہ امر ظاہر ہے۔ کہ یسعیاہ ۷/۱۵ کی رو سے پسر موعود کی ایک بھاری علامت یہ بھی تھی کہ وہ دہی اور شہد کھائیگا۔ مگر تمام عیسائی جانتے اور تسلیم کرتے ہیں۔ کہ خداوند مسیح نے کبھی ایک بار بھی پیٹ بھر شہد اور دہی نہیں کھایا۔ اور نہ آپ کو موقع ملا۔ بلکہ برخلاف اسکے آپ ہمیشہ فرماتے رہے۔ کہ ہوا کے پرندوں کے لیئے بسیرے اور لومڑیوں کے لیئے ماندیں۔ مگر ابن آدم کے لیئے اتنی جگہ نہیں۔ جہاں وہ اپنا سر رکھے پھر نہ معلوم کس طرح یہ پیشگوئی مسیح پر چسپاں کرسکتے ہو۔

پھر یہ امر بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ یسعیاہ ۷/۱۶ والی علامت بھی مسیح میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ پھر کونسے قرائن ہیں۔ جن کے رُو سے یسعیاہ ۷/۱۴ مسیح کے حق میں سمجھا جاسکتا ہے۔

پھر غور کرنیکا مقام ہے۔ مکاشفہ میں ایک دوسری جگہ لکھا ہے کہ پھر اس نے مجھ سے کہا۔ کہ یہ باتیں پوری ہوگئیں۔ میں الفہ و اومگہ یعنی ابتدا اور انتہا ہوں میں پیاسے کو آب حیات کے چشمے سے مفت پلاؤں گا۔ جو غالب آئے۔ وہی ان چیزوں کا وارث ہوگا۔ اور میں اس کا خدا ہونگا۔ اور وہ میرا

بیٹا ہوگا مکاشفہ ۲۱/۶ و ۷ -

اب اسی آیت سے صاف طور پر عیاں ہے۔ کہ الفاظ الفہ و اومگہ مسیح کے لئے نہیں۔ بلکہ اسی کے لئے ہیں۔ جو تمام چیزوں کا مالک اور تمام خلقت کا باپ ہے۔ کیونکہ صاف لکھا ہے۔ کہ میں الفہ و اومگہ ہوں۔ اور میں پیاسے کو آب حیات مفت دونگا۔ جو غالب آئیگا وہ ان چیزوں کا وارث ہوگا (یعنی جیسے مسیح) اور وہ میرا بیٹا ہوگا۔ اور میں اس کا خدا ہونگا۔

اب خدا را سچ کہو۔ کہ وے سب جو حضرت یسوع مسیح پر ایمان لاویں یسوع مسیح کے بیٹے ٹھہرینگے۔ یا مسیح کے وسیلے خدا باپ کے بیٹے کہلوائینگے۔ کیونکہ مسیح تو خود پلوٹھا ہے قلسی ۱/۱۵ اور یہ امر تمھارے نزدیک بھی مسلّم اور اظہر من الشمس ہے۔ کہ مسیح پر ایمان لانے والے خدا کے بیٹے ٹھہرینگے۔ نہیں تو ہمارے مقابل کم از کم ایک ہی آیت دکھاؤ۔ کہ مسیح پر ایمان لانے والے خدا بیٹے کے بیٹے ٹھہرینگے۔ نہ کہ خدا باپ کے۔ کیونکہ مسیح الفہ اومگہ ہونیکی حیثیت سے یہ کہتا ہے۔ مگر کہاں سے ایسی آیت لاسکو گے۔

بس ثابت ہوا۔ کہ الفہ اومگہ وہی ہے۔ جو تمام ان لوگوں کا جو پاکیزگی کی روح رکھتے ہیں باپ یعنی خدا ہے۔ فرماؤ۔ کیا جواب ہے۔

پھر ایک دوسری جگہ یہ الفاظ موجود ہیں۔ لکھا ہے۔ کہ جب یوحنا عارف نے اسے کشف میں دیکھا۔ تو اس کے پاؤں میں مردہ سا گر پڑا۔ اور اس نے یہ کہکر اپنا دہنا ہاتھ اس پر رکھا۔ کہ خوف نہ کر:- میں اول اور آخر اور زندہ ہوں۔ میں مرگیا تھا۔ اور دیکھ ابدالاباد زندہ رہونگا۔ مکاشفہ ۱/۱۷ و ۱۸

ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ آیت مسیح کے حق میں ہے۔ کیونکہ مسیح مرا تھا۔ مگر غور کی جگہ ہے کیا خدا کبھی ایک منٹ کے واسطے بھی مر سکتا ہے۔ اور اگر مر سکتا ہے۔ تو پھر خدا کیسا۔ نیز یہ امر بھی سننے کے قابل ہے۔ کہ اہل تثلیث یہ تو کہتے رہتے ہیں۔ کہ الوہیت میں جیسا اب ویسا ہی ابن ہے اتانا سس ۶ و ۷ - لیکن خدا باپ کیلئے ایک منٹ کے واسطے بھی موت تجویز کرنا کفر جانتے ہیں۔ اور بے شک ایسا ہی ماننا چاہیئے۔ کیونکہ خدا باپ جو اکیلا سچا خدا ہے یوحنا ۱۷/۳ ہرگز ہرگز نہیں مرتا۔ پس پھر مسیح جو ایک دفعہ مرگیا۔ کس طرح صرف الفہ و اومگہ ہونیکی وجہ سے

خدا ہو سکتا ہے۔ کیا اگر کوئی شخص یہ کہے۔ کہ میں مجسٹریٹ ہوں لیکن قانون سے بالکل بے بہرہ اور محض ناخواندہ آدمی ہوں۔ اور بکریوں کا ریوڑ چرایا کرتا ہوں۔ تو تم اسے مجسٹریٹ تسلیم کرو گے یا اگر کوئی شخص یہ کہے۔ کہ میں ایک کلیسیا کا پاسٹر ہوں۔ یونانی عبرانی کا ماہر ہوں۔ لیکن کوئی علم یا کتاب پڑھ نہیں سکتا۔ نماز بھی نہیں کرا سکتا۔ بپتسمہ دینا نہیں جانتا ہوں۔ تو کیا واقعی تم اسے اپنے دعویٰ میں صادق خیال کر سکو گے۔ یہی مثال اس جگہ صادق آتی ہے۔ مسیح کشف میں (واللہ اعلم بالصواب) اپنے آپ کو الفہ و اومگہ کہتا ہے۔ تو تم باوجودیکہ جانتے ہو۔ وہ پیدا ہوا متی ۱/۲۵ اور مر گیا متی ۲۷/۵۰۔ کھاتا رہا۔ پیتا رہا۔ متی ۱۱/۱۹۔ سفر سے ماندہ ہو کر تھک جاتا تھا۔ یوحنا ۴/۶ پھر بھی اسے خدا کہے جاتے ہو۔

رہا یہ امر کہ یسوع کہتا ہے۔ موت اور عالم ارواح کی کنجیاں میرے پاس ہیں۔ مکاشفہ ۱/۱۸ تو یہ بھی جیسا کہ ہم ثابت کر چکے۔ خدا باپ سے حاصل کردہ کمال تھا۔ کیونکہ خدا باپ کو ہی یہ پسند آیا۔ کہ مسیح میں الوہیت کی معموری بسے قلسی ۱/۱۹ (اور بقول پولوس سارے مسیحی الوہیت کی معموری سے معمور ہوں افسی ۳/۱۹) تو پھر اسی کو لوگ حاصل کردہ کمال کہتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ مسیح قادر مطلق نہیں۔ اور تم خود خیال کرو۔ کہ اس طرح تو پطرس بھی خدا بن جائیگا۔ کیونکہ خداوند نے خود پطرس کو فرمایا۔ کہ میں آسمان کی بادشاہت کی کنجیاں تجھے دونگا۔ اور جو کچھ تُو زمین پر باندھیگا۔ وہ آسمان پر بندھیگا۔ اور جو کچھ تو زمین پر کھولیگا۔ وہ آسمان پر کھلیگا۔ متی ۱۶/۱۹

پس بتاؤ۔ کہ کیا پطرس آسمان کی بادشاہت کی کنجیاں لیکر خدا ہو گیا۔ نہیں۔ کیونکہ یہ کمال پطرس کا ذاتی و اصلی نہ تھا۔ بلکہ حاصل کردہ تھا۔ اور اسی طرح مسیح نے بھی تمام اوصاف کی معموری خدا کی فرمانبرداری اور پسندیدگی سے حاصل کی تھی قلسی ۱/۱۹ اور اسکو ہم مفصل ثابت کر چکے ہیں۔

پھر ہم کہتے ہیں۔ کہ یہ کیا عجیب بات ہے۔ مسیح اگر الفہ و اومگہ ہونے کی وجہ سے خدا ہو سکتا ہے۔ تو پھر ملک صدق جس کی عمر کا شروع و آخر نہیں۔ کس طرح خدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہمارا سردار کاہن تمام باتوں میں ملک صدق کے مشابہ ٹھہرا۔ عبرانیوں ۷/۳ اور نیز دوسری جگہ لکھا ہے۔ کہ ہمارا سردار کاہن تمام باتوں میں ہماری مانند تھا۔ عبرانیوں ۴/۱۵

خلقت کا مبدا

عیسائی فرماتے ہیں۔ کہ مسیح تو خلقت کا مبدا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ جو آمین

اور سچا اور برحق گواہ اور خدا کی خلقت کا مبدا ہے۔ مکاشفہ ۳/۱۴ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ مسیح الوہیت میں مساوی اب تھا۔ مگر نہیں سوچتے۔ کہ اول پہلا فقرہ مذکورہ آیت کا ہی اسے مخلوق ثابت کرتا ہے۔ کہ وہ خدا کی خلقت کا مبدا ہے۔ نہ کہ اپنی خلقت کا۔ اور یہ امر کہ خلقت کے مبدا ہونے کی وجہ سے وہ خدا ہے۔ تو یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ یہ بائیبل کا ایک محاورہ ہے۔ چنانچہ خدائے تعالیٰ یرمیاہ نبی سے فرماتا ہے۔ کہ پیشتر اس سے کہ میں نے تجھے پیٹ میں خلق کیا۔ میں تجھے جانتا تھا۔ اور رحم میں سے تیرے نکلنے سے پہلے میں نے تجھے مخصوص کیا۔ اور قوموں کے لیئے تجھے نبی ٹھہرایا۔ یرمیاہ ۱/۵ تو کیا اس بات سے کہ یرمیاہ کو خدا پیدا ہونے اور رحم میں در آنے سے پہلے مخصوص کر کے نبی بنا چکا تھا۔ یرمیاہ خدا ہو گیا۔

پھر لکھا ہے۔ کہ جس نے ہمیں نجات دی۔ اور پاک بلاوے سے بلایا۔ ہمارے کاموں کے موافق نہیں۔ بلکہ اپنے خاص ارادے اور اس کے فضل کے موافق جو یسوع مسیح میں ہم پر ازل سے ہوا۔ ۲ تمطاوس ۱/۹۔ تو کیا اب مسیحیوں پر جو یسوع مسیح کے وسیلے ازل سے فضل ہوا۔ تو یہ ازلی فضل مسیحیوں کو خدا ٹھہراتا ہے۔ افسوس۔ اہل تثلیث اگر اپنی کتب مقدسہ ہی پڑھتے۔ تو وہ کچھ سمجھ سکتے۔ مگر وہ کچھ سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ایک تبلیغی خط۔ ایک فرمانروائے ریاست کے نام

کچھ عرصہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ایک ریاست فرماں روائے کی طرف ایک تبلیغی خط لکھا تھا اس کے پہنچنے پر فرماں روائے مذکور نے دریافت فرمایا حضرت مرزا صاحب کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے۔ آیا وہ نبی تھے یا نہیں۔ اس سوال کا جو جواب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے لکھا ہے وہ ناظرین کے فائدہ کیلیئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے (ایڈیٹر)

مکرمی و معظمی خان صاحب

السلام علیکم۔ ....

.... کی خدمت میں میںنے جو خط لکھا تھا اسکے متعلق ایک اہم امر کے دریافت

Digitized by Khilafat Library

کرنیکے لیئے جناب کا خط ملا - چونکہ ان دنوں قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کا پہلا پارہ بغرض طبع جانیوالا تھا اور میری اس کام کی طرف توجہ ضروری تھی میں آپکے خط کا جواب جلدی نہیں دے سکا اور آج اس سے کسی قدر فراغت ہونے پر آپکے خط کا جواب لکھنے بیٹھا ہوں - آپنے دریافت فرمایا ہے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کیا عقیدہ رکھتا ہوں آیا انکو نبی سمجھتا ہوں یا نبی نہیں سمجھتا - مجھے جناب کے خط میں اس سوال کو دیکھکر نہایت خوشی ہوئی کیونکہ مینے سمجھا کہ میرے خط کو لاپروائی اور بے توجہی کی نظر سے نہیں دیکھا گیا بلکہ اسے غور و فکر سے مطالعہ کیا گیا ہے - اور میرا دل اس یقین سے بھر گیا کہ اللہ تعالیٰ اس خط و کتابت کے ذریعہ سے ان لوگوں کے لیئے جنہیں وہ اپنی ہدایت کے قبول کرنیکا اہل خیال فرمائے ضرور نیک نتائج پیدا کریگا - ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور وہی بہتر جانتا ہے کہ کون ہدایت پانیکے قابل ہے ہمارا کام تو صرف حق پہنچانا ہے ہاں جب کوئی شخص پیغام حق پر غور کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ اسکے سامنے پیش کرے تو اس منادی کی دل میں محبت کی ایک لہر پیدا ہوتی ہے اور وہ اس توجہ کرنیوالے کیلیئے دعا کرتا ہے کیونکہ وہ ایک رنگ میں اس کا ممد و معاون بنجاتا ہے - چنانچہ جب مجھے جناب کا خط ملا تو میرے دل سے بے اختیار .... کے لیئے دعا نکلی کیونکہ وہ جو حق کے معلوم کرنیکی طرف توجہ کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو خواب غفلت سے جگانے کا باعث ہوجاتا ہے اور اسے دیکھکر بہت سے دوسرے لوگ بھی پکارنیوالے کی پکار پر کان دھرنے لگ جاتے ہیں اور اسکی بات کو سننے کی کوشش کرتے ہیں اور یہی وہ پہلی سیڑھی ہے جو انسان کو ہدایت قبول کرنیکے قریب کردیتی ہے کیونکہ وہ جو سنتے نہیں مان بھی نہیں سکتے - اور جو سنتے ہیں انکا یہ نیک عمل خدائے تعالیٰ کے فضلوں کا جاذب ہوکر آخر انہیں ہدایت کا وارث بنا دیتا ہے -

اب اصل سوال کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں اور وہ یہ کہ چونکہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ مسیح موعود ہونیکا تھا ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ مسیح موعودؑ کے متعلق مسلمانوں کا کیا عقیدہ ہے وہ اسکی نسبت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ نبی ہوگا یا کہ وہ نبی نہ ہوگا اس بات کے معلوم ہونے پر ہم آسانی سے فیصلہ کرسکیں گے کہ عام مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق مرزا صاحب کو ہمیں کیا سمجھنا چاہیئے اور آیا ہم لوگ جو کچھ آپکی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں وہ اس عام عقیدہ کے

خلافت ہے یا اس کے مطابق ہے سو جیسا کہ جناب کو معلوم ہوگا۔ اسوقت جسقدر فرقِ اسلام مسیحؑ کی آمد کے منتظر ہیں انمیں سے اکثر لوگ اسی بات کے قائل ہیں اور احادیث انہی کی تائید کرتی ہیں کہ حضرت مسیحؑ جب دوبارہ نازل ہونگے تو وہ نبی ہی ہونگے۔ اور انکو انکے دوبارہ نزول کے وقت نبوت کے درجہ سے گرا نہ دیا جائیگا۔ شائد ہی کوئی عالم اسکے خلاف عقیدہ بیان کرتا ہو ورنہ اکثر اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خاں صاحب نے اپنی کتاب حجج الکرامہ میں احادیث سے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ جب حضرت مسیح دوبارہ نازل ہونگے تو وہ نبی ہی ہونگے اور انپر حضرت جبرئیل وحی لیکر نازل ہونگے قرآن کریم بھی اسی بات کی تصدیق فرماتا ہے چنانچہ فرماتا ہے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم یعنی اللہ تعالیٰ کسی قوم پر جو انعام فرماتا ہے تو اسے اسوقت تک نہیں بدلتا جبتک کہ وہ قوم خود اپنی بدکاری کی وجہ سے اپنے استحقاق کو ضائع نہ کردے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے کہ آپنے ایک دفعہ لبید کا یہ مصرعہ پڑھا کہ الا کل شیءٍ ماخلا اللہ باطل اور اس کی تعریف فرمائی تو ایک صحابی نے آگے سے اسکا دوسرا مصرعہ بھی پڑھ دیا کہ وکل نعیم لا محالۃ زائل۔ لیکن آپنے اسکی طرف توجہ نہ فرمائی اور جب بار بار اس صحابی نے دوہرایا تو فرمایا کہ نعم اللہ لا یزول غرض قرآن کریم اور احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر شاہد ہیں کہ خدائے تعالیٰ کے انعامات واپس نہیں لیئے جاتے ہاں اگر کوئی شخص خود شرارت کرکے ان انعامات کے قابل اپنے آپ کو نہ رکھے تو یہ اور بات ہے پس یہ ممکن ہی نہیں کہ حضرت مسیحؑ دوبارہ دنیا میں واپس تشریف لائیں اور نبوت کا انعام جو اعلیٰ سے اعلیٰ انعام ہے ان سے واپس لے لیا جائے کیونکہ یہ بات اسوقت تک ناممکن ہے جبتک پہلے انکا کوئی گناہ نہ ثابت کیا جائے جس کی وجہ سے انکو نبوت کے درجہ سے معزول کردینا ضروری ہوجائے لیکن انبیاءؑ کی نسبت ایسا گمان بھی کرنا کہ وہ نعوذ باللہ ایسے گنہگار ہوجائیں کہ اللہ تعالیٰ انکو نبوت کے درجہ سے معزول کردیں ایک کبیرہ گناہ ہے اور قریب ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا انسان بڑھتے بڑھتے کافر ہوجائے بلکہ قرآن کریم نے تو ان لوگوں کو کافر ہی کہا ہے جنہوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر شرک کا الزام لگایا ہے اور ما کفر سلیمان کہکر انکی بریت کی ہے۔

غرض قریباً تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جب دوبارہ دنیا میں تشریف

لائینگے تو نبی ہی ہونگے اور نبوت کے درجہ پر قائم ہونگے اور انپر جبریل نازل ہونگے اور قرآن کریم اور احادیث اس عقیدہ کی تصدیق کرتے ہیں کیونکہ وہ سوائے اس صورت کے کہ انسان کسی خطرناک گناہ میں مبتلا ہو جائے کسی انعام الٰہی کے چھن جانے کے سخت مخالف ہیں اور احادیث تو آنے والے مسیح کا نام صاف صاف نبی اللہ رکھتی ہیں پس ان واقعات کی موجودگی میں یہ کہنا کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتا کہ کُل مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونیکے یہ معنے ہیں کہ آپکے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا کیونکہ باوجود آپکو خاتم النبیین ماننے کے کُل مسلمان ایک نبی کی آمد کے منتظر ہیں اور احادیث میں بھی ایک نبی کی آمد کی خبر دیگئی ہے یہ تو عام مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔

اب مَیں اپنے سلسلہ کا عقیدہ بیان کرتا ہوں جس سے آپکو معلوم ہو جائیگا کہ ہمیں ان سے کس حد تک اختلاف اور کس حد تک اتفاق ہے تا کہ جناب کو معلوم ہو کہ ہمارا بھی عام مسلمانوں کی طرح ہی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک مسیح آئیگا اور وہ نبی ہو گا لیکن ہمارا ان سے اس بات میں اختلاف ہے کہ وہ مسیح نبی اللہ وہی مسیح ناصری علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام ہو گا یا کوئی اور فرد اُمّت محمدیہ کا اسکی خوبو پر دنیا کی اصلاح کے لیئے بھیجا جائے گا ہماری جماعت کا یہ اعتقاد ہے کہ یہ موعود خود اُمّت محمدیہ کا ایک فرد ہو گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا ہو کر اور آپ کی اطاعت میں قرب الٰہی کے عظیم الشان مقام پر پہنچکر نبوت کے رُتبہ کو حاصل کرے گا کیونکہ بصورت دیگر حضرت مسیح ناصری یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں بزرگ نبیوں میں سے ایک کی ہتک ضرور ہوتی ہے کیونکہ اگر حضرت مسیح ناصری کی نسبت یہ عقیدہ رکھا جائے کہ وہ عہدۂ نبوت سے معزول ہو کر واپس تشریف لائیں گے تو اس سے انکی طہارت پر ایک خطرناک الزام آتا ہے اور نعوذ باللہ من ذٰلک انپر نالائق ہونیکا حرف آتا ہے کیونکہ نبوت کے رُتبہ کو پاکر پھر ایک اُمّتی فرد بننے میں ایک نبی کی سخت ہتک ہے اور اس طرح یہ بھی لازم آتا ہے کہ حضرت مسیح قیامت کے دن بھی ایک اُمّتی کی حیثیت سے اُٹھیں گے نہ کہ نبی کی حیثیت سے کیونکہ قیامت کے دن ہر ایک انسان اسی حالت میں اُٹھیگا جس پر وہ فوت ہُوا اور یہ بات کہ قیامت کے دن حضرت مسیح کی حیثیت ایک نبی کی ہوگی نہ کہ

(… عہدۂ نبوت سے معزول ہوکر)

امتی کی۔ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے جیسا کہ حدیث شفاعت وغیرہ اور اگر ہم یہ خیال کریں کہ وہی حضرت مسیح ناصری جو نبی اسرائیل کے نبی تھے بہ حیثیت نبی ہونیکے دوبارہ دنیا میں تشریف لائینگے تو اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے کیونکہ حضرت مسیحؑ نے نبوت کا مقام براہ راست حاصل کیا تھا اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے وہ اس رتبہ کو نہ پہنچے تھے پس انکے بہ حیثیت نبی واپس آنے سے ختم نبوت کی مُہر ٹوٹ جاتی ہے اور خاتم النبیین حضرت مسیحؑ قرار پاتے ہیں نہ کہ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ہمارا اور دیگر فرقِ اسلام کا اس مسئلہ میں صرف اسقدر فرق ہے کہ وہ تو ایک گذشتہ نبی کو دوبارہ دنیا میں لاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو باطل کرتے ہیں اور ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں آسکتا جو براہ راست فیضان پانیوالا ہو بلکہ اب وہی شخص خدائے تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرسکتا ہے جو پورے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھے یہ شخص اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ روحانی سے نبوت کا مقام پالے تو اس سے ختم نبوت بھی نہیں ٹوٹتی کیونکہ اس نے جو کچھ حاصل کیا ہے وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل سے ہے اور اسکے درجہ کی بلندی درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ کی بلندی ہے کیونکہ شاگرد کی لیاقت اُستاد کی لیاقت کی علامت ہوتی ہے اور لائق شاگرد اُستاد کی عظمت کو کم نہیں بلکہ زیادہ کرتا ہے۔

غرض اس بات میں ہم اور دیگر فرقِ اسلام بالکل متفق ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی نے ضرور آنا ہے لیکن وہ تو یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک ایسا نبی آئیگا جو براہ راست انعام نبوت پانیوالا ہوگا اور اس نے کُل کمالات بلا آپکی اتباع کے حاصل کیئے ہونگے لیکن ہم اس عقیدہ کو گناہ سمجھتے ہیں اور ہمارے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دنیا کے پردہ پر کوئی ایسا نبی ظاہر نہیں ہوسکتا جس نے سب کچھ آپ ہی کے طفیل سے پایا ہو بلکہ براہ راست۔ کیونکہ اس طرح علاوہ ختم نبوت کے باطل ہونیکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شخص کا ممنون احسان بھی قرار دینا پڑتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے خراب ہونے پر وہ اسکی اصلاح کریگا اور اس طرح آپ پر احسان کریگا لیکن اسپر آپ کا کوئی احسان نہ ہوگا لیکن اگر کوئی ایسا شخص نبوت کا درجہ پائے جس نے سب کمالات آپ ہی کی اتباع میں حاصل کیئے ہوں اور

اُسے اُمّتِ محمدیہ کی اصلاح کے لیے مبعوث کیا جائے تو پھر وہ نقص پیدا نہیں ہوتا جو پہلی صورت میں ہے کیونکہ وہ جو اصلاح کریگا آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کی ہی اصلاح ہوگی اور اس کا کام آپ ہی کا کام ہوگا کیونکہ وہ آپکا غیر نہ ہوگا بلکہ آپ ہی سے ہوگا۔ اور غیرت تو وہیں ہوتی ہے جہاں غیریت ہو جہاں غیریت نہ ہو وہاں غیرت بھی پیدا نہیں ہوتی۔

میری اس تحریر سے آپنے معلوم کر لیا ہوگا کہ ہمارا اور دیگر فرقِ اسلام کا اس بات میں اختلاف نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آسکتا ہے یا نہیں بلکہ اس بات میں اختلاف ہے کہ وہ نبی کہاں سے آئیگا آیا بنی اسرائیل کا کوئی نبی دوبارہ دنیا میں بھیجا جائیگا یا اسی اُمّت کا کوئی فرد نبوت کا درجہ پائیگا اور چونکہ ایک طرف تو ایک نبی کے آنیکی خبر احادیث سے ثابت ہے اور دوسری طرف کسی پچھلے نبی کے دوبارہ آنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہوتی ہے اسلیئے ہمارے نزدیک یہی عقیدہ درست ہے اور خدا بہتر جانتا ہے کہ یہی عقیدہ درست ہے کہ جس شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ کہکر پکارا ہے وہ اس اُمّت کا ایک فرد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کے غلاموں میں سے ایک غلام ہے اور اسلام کسی پچھلے مسیح کا محتاج نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوّت قدسیہ ہر زمانہ میں اپنے مخلص اور مطیع شاگردوں کو اصلاح عالم کے قابل بنا دیتی ہے اور آخری زمانہ کے لیئے مقدر ہے کہ ایک شخص اپنے عظیم الشان کام کی وجہ سے مسیح موعودؑ کے نام سے موسوم ہو کر اور اپنے بلند مرتبہ کی وجہ سے نبوت کا درجہ پاکر اسی امت میں سے کھڑا کیا جائے چنانچہ خدائے تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو چکا ہے اور وہ عظیم الشان انسان جس کا نام آنحضرتؐ نے مسیح ابن مریم رکھا ہے اور نبی کے خطاب سے اسے یاد کیا ہے دنیا میں آچکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں نے اسے قبول کیا اور لاکھوں اسکے قبول کرنے پر تیار ہیں اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اسکے ماننے والوں پر اپنے فضلوں کی بارش نازل کریگا۔ بڑے بڑے انسان اسکے سلسلہ میں داخل ہونگے حتّٰی کہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ **بادشاہ اسکے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے** اور جیسا کہ قدیم سے سُنّت اللہ ہے وہ زبردست حملوں سے اسکی تائید کریگا۔ خدائے تعالیٰ نے آج سے چالیس سال پہلے اسے خبر دی تھی کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن **خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا** پس خدائے تعالیٰ کا کلام

پورا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اور ضرور ہے کہ دنیا کے آخری دنوں سے پہلے خدائے تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں روز روشن کی طرح ظاہر ہوں کیونکہ خدائے تعالیٰ کے وعدے اور اس کے رسولوں کی خبریں جھوٹ نہیں نکلتیں وہ سچے وعدوں والا اور اسکی طاقتیں غیر محدود ہیں وہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو کوئی طاقت اسکے ہاتھ کو روک نہیں سکتی اور اس کے ارادہ کو بدل نہیں سکتی ہاں جیسا کہ اسکی قدیم سے سُنّت ہے۔ اسکے نبی اُمت میں ایک چاند کی طرح ظاہر ہوتے ہیں اور انکو وہی شخص دیکھ سکتا ہے جسکی نظر تیز اور بصارت بے عیب ہوتی ہے لیکن جوں جوں وقت گذرتا جاتا ہے انکا وجود روشن ہوتا جاتا ہے اور آخر وہ دن آجاتے ہیں کہ سوائے ان لوگوں کے جنپر ازل سے شقاوت کا فتویٰ لگ چکا ہو سب انہیں قبول کر لیتے ہیں اور حق کھل جاتا ہے لیکن مبارک ہیں وہ جو خدائے تعالیٰ کے ماموروں کو اسوقت شناخت کرتے ہیں جبکہ وہ ابھی ہلال کی طرح ہوں وہ خدائے تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوجاتے ہیں اور معرفت الٰہی کے دروازے انپر کھولے جاتے ہیں وہ خدا کے برگزیدہ اور پسندیدہ لوگ ہوتے ہیں خدا ان سے راضی ہوتا ہے اور وہ خدا سے راضی ہوتے ہیں۔ پس مومن کا کام ہے کہ وہ اس بات کا انتظار نہ کرے کہ جب سب دنیا مان لے گی تب میں بھی مان لونگا اور یہ دھوکا نہ کھائے کہ چونکہ اکثر لوگ منکر ہیں اسلیئے یہ سلسلہ ضرور جھوٹا ہوگا بلکہ اخلاص اور صداقت سے تلاش حق کرے پھر اگر اسے صداقت مل گئی تو اس سے زیادہ خوش قسمت کوئی نہیں اور اگر مدعی کا جھوٹ ثابت ہوگیا تو اس کا کوئی نقصان نہیں بلکہ اللہ کے حضور میں اسکے اس عمل کی قدر کیجائیگی اور وہ ان لوگوں میں شامل کیا جائیگا جو کسی ایسی آواز کی بے قدری نہیں کرتے جو خدائے تعالیٰ کے نام سے بلند کیجائے۔ میں اب اس خط کو ختم کرتا ہوں اور .... سے امید کرتا ہوں کہ وہ ضرور توجہ سے سلسلہ احمدیہ کے حالات دریافت فرمائیں گے جس کا بہتر طریق یہ ہے کہ وہ ہمارے سلسلہ کے چند علماء کو اپنی خدمت میں حاضر ہونیکا موقعہ دیں اور ان سے سلسلہ کے مفصل حالات سُنکر اس بات کا فیصلہ فرمائیں کہ حق کس طرف ہے۔ یہ علماء جناب کی خواہش کے معلوم ہونے پر فوراً دارالخلافہ میں حاضر ہو سکتے ہیں۔ اس خط کے ساتھ ہی میں اپنا ایک مطبوعہ خط تحفۃ الملوک نامی آپکی خدمت میں ارسال کرتا ہوں جو کہ ایک خواب کی بنا پر ہندوستان کے

ایک والیٔ ریاست کی طرف مَیں نے لکھا ہے چونکہ اسمیں اختصار کے ساتھ سلسلہ کے تمام حالات پر روشنی ڈالی گئی ہے اسلئے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو۔ ۔ ۔ ۔ کو اس کے مطالعہ سے ہماری سلسلہ کے حالات دریافت کرنے میں بہت کچھ آسانی ہوگی اس مطبوعہ مکتوب کے ساتھ ایک اور کتاب مسئلۂ نبوت کے متعلق بھی ارسال ہے اسکے مطالعہ سے کسقدر تفصیل سے ہمارے عقائد درباره نبوت مسیح موعودؑ کا علم ہوسکتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد غیر تشریعی نبی کا آنا گذشتہ ائمہ و علماء بھی جائز سمجھتے رہے ہیں امید ہے کہ جناب یہ دونوں کتابیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کی خدمت عالیہ میں پیش فرما دینگے۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد

المسیح کی کتاب منارة البیضاء کا جواب

دنیا میں جتنے انبیاء تشریف لائے۔ ہر ایک کے بالمقابل کوئی نہ کوئی بد قسمت انسان اُٹھ کھڑا ہوا۔ جسکا مدعا یہی ہوتا تھا کہ کسی طرح نبی کے گلاب سے پُر شدہ حوض کو ناپاک کر دیا جاوے۔ اور کچھ تعجب نہیں کہ اگر خود نبیوں کا بھیجنے والا اُن مخالفین کے مقابلہ میں اپنے انبیاء کی اعانت نہ کرتا تو وہ عدو اپنے مقاصد میں ضرور کامیاب ہوجایا کرتے۔ مگر خدا کی شان دیکھو کبھی بھی خدا ان لوگوں کو اپنے فرستادہ انبیاء پر غالب نہیں کرتا۔ بلکہ ہمیشہ نبی کا پُر کردہ حوضِ گلاب مصفّا ہی نظر آتا رہتا ہے۔ اِس زمانہ میں جب خدا اور گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے وعدوں کے موافق عین وقت پر ایک نبی جسکی خبر تمام انبیاءؑ نے دی تھی اور اُسے نہایت ذی شان نبی فرماتے تھے آیا تو دوسرے انبیاء کی طرح اُس کے بالمقابل بھی کئی ایک بد قسمت انسان اُٹھ کھڑے ہوئے جو انجام کار خدا کے غضب کے ماتحت تمام اپنے اپنے مقاصد میں ناکامی کا مُنہ دیکھتے ہوئے بصد حسرت اس عالم سے گذر گئے۔ اُس آخری زمانہ کے مرسل یعنی مسیحِ موعود حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی بعثت کی ضروری غرض یہی تھی کہ فتنۂ دجال کو توڑا جاوے۔ چنانچہ جب مسیح موعودؑ نے شیطان کے آخری جنگ کے واسطے تیاری کی۔ تو دوسری جانب آپکے بالمقابل مخالفین کے گروہ کے گروہ اُمنڈ آئے۔ اور خدا کے مُرسل

کے بالمقابل لڑنے مارنے کو مستعد ہوئے۔ اسجگہ ہم کو اُن میں سے کسی گروہ کا زیادہ اتا پتا بتانے کی ضرورت نہیں۔ مگر صرف ایک گروہ یعنی یونیٹیرین جو دوسرے عیسائیوں کے خیال میں ایک بدعتی گروہ ہے۔ اُس کے ایک ممبر سے کچھ کام ہے۔

ہندوستان کی تمام عیسائی مشنوں کے مشہور مشہور لوگ اکبر مسیح کے نام سے واقف ہیں۔ اور ہم اِس بات کو تسلیم کیئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ واقعی اکبر مسیح اپنے ایک فن میں اچھا خاصہ ماہر تھا۔ مثل مشہور ہے بدنام جو ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا۔ اکبر مسیح نے جیتے جی ہمیشہ اِس مقولے کو مدِّ نظر رکھا۔ چنانچہ عیسائیوں کے اِس مشہور مصنّف نے ہر ایک مذہب کے بالمقابل جتنی کتابیں لکھیں وہ اِس پر مُنہ بولتی شاہد ہیں۔ کہ اکبر مسیح کا قلم ایک ایسا قلم تھا جو فحش بیانی۔ دشنام دہی۔ دریدہ دھنی میں اپنا آپ نظیر ہے۔ چونکہ ہمارے نزدیک شریف ضمیر اور فطرت بھی کچھ چیز ہے۔ اس لیئے ہمارے پیارے خدا کے مسیح کے برخلاف جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے کئی درجہ افضل تھا (تلک الرسل فضّلنا بعضھم علٰی بعض) اکبر مسیح نے جسقدر اپنے خاص اعجوبہ فن سے کام لیا ہے اور سب وشتم کو روا رکھا ہے ہم اسکو طاق نسیاں پر رکھکر اپنے کام میں مصروف ہوتے ہیں۔ اور عیسائی صاحبان کی خدمت میں معذرت کرتے ہیں کہ چونکہ ہماری وہ فطرت وضمیر نہیں جو گالی کو پسند کرے اس لیئے اگر دشنام دہی۔ دریدہ دھنی۔ مناظرہ میں فحش بیانی وغیرہ کے بالمقابل اگر کہیں ہمارا قلم چوک جاوے اور وہ اوصاف جو مسٹر اکبر مسیح کی تحریر میں پائے جاتے تھے ہمارے قلم میں ظاہر نہ ہوں تو وہ سمجھ لیں کہ ہم اِس صفت سے معذور رہیں۔

ہم کو کچھ ضرورت نہ تھی کہ مسٹر اکبر مسیح کی کسی کتاب کا جواب لکھیں۔ کیونکہ اُس کی مصنفہ کتب میں علم وعقل کا نام تک نہیں بجز فحش بیانی اور دشنام دہی کے اُس کا قلم کچھ لکھنا ہی نہیں جانتا۔ مگر چونکہ اہل تثلیث کے نزدیک اُسکی کتب کی نہایت وقعت اور عزّت ہے اسلیئے ہم اُسکی کتاب منارۃ البیضاء کے اُن امور کا جو کچھ علمیت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ردّ کرتے ہیں۔ تا کہ اہل تثلیث پر اتمام حجت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہو جائے۔

منارۃ البیضاء کے دیباچہ پر تنقیحات

اپنی کتاب منارۃ البیضاء کے دیباچہ کے شروع میں ہی مسٹر مذکور لکھتے ہیں۔ کہ "عیسیٰ اسی

وقت سے گھر کے بھیدی ڈاکٹر عبد الحکیم خاں نے کادیان[1] کے ابلیسی راز کو فاش کرنا شروع کر دیا۔ اور سارا بھانڈا پھوڑ دیا۔ جیسا الذکر الحکیم نمبر ۴ اور المسیح الدجال سے روشن ہو چکا‘‘

ہم افسوس کرتے ہیں۔ کہ اگر کوئی شخص حق اور صداقت کا صریح دشمن ہو کر اسکی دشمنی اور مخالفت میں اپنی عقل کھو بیٹھے۔ تو اس کا کچھ علاج نہیں۔ ہمارے گھر کا بھیدی ڈاکٹر مذکور ہمارے مسیح علیہ السلام کو کچھ ضعف نہیں پہنچا سکا۔ اور وہ خدا کے فضل سے اپنی بعثت کے تمام مقاصد میں کامیاب ہو کر عالم بقا کو سدھارا۔ مگر آپکے گھر کے بھیدی یہودا اسکریوطی نے جو کچھ کیا اُسکے بیان سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اُس نے تو وہ کارروائی کی جس کا مفصل ذکر گلیتون ۳/۱۳ و ۱۴ اور کتاب استثنا ۲۱/۲۲ و ۲۳ میں مذکور ہے۔ پس ہمارے گھر کا بھیدی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکا۔ مگر آپکے گھر کے بھیدی نے آپکا کچھ نہیں چھوڑا۔ اور یہاں پر یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ ہمارے گھر کا بھیدی ہمارے مسیح علیہ السلام کی نظر میں کوئی با وقعت آدمی نہ تھا اور نہ کوئی ایسا معتمد تھا۔ بلکہ احمدیوں کے بچے بھی جانتے ہیں۔ کہ جب اس نے ایک تفسیر لکھی۔ تو حضرت اقدس ؑ نے فرمایا کہ اس تفسیر سے کبر و نخوت کی بو آتی ہے۔ مگر برخلاف اس کے آپکے گھر کا بھیدی آپکے مسیح کی نظروں میں نہ صرف ایک با وقعت آدمی ہی تھا۔ بلکہ اعلیٰ درجہ کا معتمد اور کنجی بردار بھی تھا۔ اور حضرت یسوع مسیح کا خزانچی بھی تھا۔ چنانچہ یوحنا کی انجیل اسپر شاہد ہے۔ اور یوحنا لکھتا ہے۔ کہ اسکے شاگردوں میں سے ایک شخص یہوداہ اسکریوطی جو اسے پکڑوانے کو تھا۔ کہنے لگا۔ یہ عطر تین صد دینار میں بیچکر غریبوں کو کیوں نہ دیا گیا۔ اس نے یہ اس لیئے نہ کہا۔ کہ اسکو غریبوں کا فکر تھا۔ بلکہ اس لیئے کہ چور تھا۔ اور چونکہ اس کے پاس اسکی صندوقچی رہتی تھی اس میں جو کچھ پڑتا۔ وہ نکال لیتا تھا۔ یوحنا کی انجیل ۱۲/۴ تا ۶

---

[1] حاشیہ مسٹر اکبر مسیح ہمیشہ اپنی کتب میں قادیان کو کادیان (ک سے) لکھتے رہے ہیں۔ مگر مسیحی خوب یاد رکھیں۔ کسی احمدی ایماندار کے ایمان میں چھوٹے کاف سے قادیان لکھنا کچھ فرق نہیں لا سکتا۔ مگر ہم کو یہ تعجب ہے۔ کہ متی اپنی انجیل کے ۲/۲۳ میں لکھتا ہے۔ اور وہ (یوسف نجار) ناصرۃ نام ایک شہر میں جا بسا۔ تاکہ جو نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا۔ پورا ہو۔ کہ وہ ناصری کہلائیگا۔ اب ساری توریت اور صحف الانبیاء پڑھ جاؤ۔ کہیں نہیں لکھا۔ کہ وہ ناصری کہلائیگا۔ پھر قصبہ ناصرۃ میں رہنے سے وہ ناصری کس طرح بمطابق پیشگوئی سابقہ انبیاء ہو سکتا ہے۔ کیونکہ کوئی نبی اس کا ذکر نہیں کرتا۔ اور متی نے یہ صریح غلط کہا پس ہمارے نبی اور مسیح کے مقام نزول کے نام کو چھوٹے کاف سے لکھنا ہمیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ مگر متی کا یہ صریح غلط بیان آپکے ایمان کا کچھ نہیں چھوڑتا۔ منہ

پس یہ صندوقچی اور تھیلی رکھنے والا معتمد شاگرد گھر کا بھیدی یسوع مسیح کو پکڑوانے والا تھا لہٰذا ثابت ہوا۔ کہ یہوداہ اسکریوطی دنیوی امور میں یسوع مسیح کی نظر میں ایک باوقعت اور معتمد آدمی تھا۔ اگر کہو۔ کہ روحانیت میں معتمد نہیں تھا۔ تو یہ بھی صریح غلط ہے۔ کیونکہ یہوداہ اسکریوطی وہی ہے جو ایک بار یسوع مسیح کے حکم سے دوسرے شاگردوں کی طرح مبلغ اور با اعجاز مناد اور شاگرد مقرر ہو چکا تھا۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ پھر اس نے بارہ شاگردوں کو پاس بلا کر انہیں ناپاک روحوں پر اختیار بخشا۔ کہ انکو نکالیں اور ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کی کمزوری کو دور کریں۔ اور بارہ شاگردوں کے نام یہ ہیں:- پہلا شمعون پطرس اور اُس کا بھائی اندریاس زبدی کا بیٹا یعقوب اور اُس کا بھائی یوحنا فلپس برتلمائی توما اور متی محصول لینے والا۔ حلفی کا بیٹا یعقوب اور تدی۔ شمعون قنانی اور یہوداہ اسکریوطی جس نے اُسے پکڑوا بھی دیا۔ متی ۱۰: ۱ تا ۴

پس ہم کہتے ہیں۔ کہ یہوداہ اسکریوطی آپکے گھر کا بھیدی یسوع مسیح کے نزدیک دین و دنیا میں ایک معزز اور باوقعت شاگرد تھا۔ اور اس نے شاگردی کا حق ایسے طریق سے ادا کیا۔ کہ ہر ایک شریف انسان اس کے فعل کو نفرت کی نگاہ سے دیکھیگا ؛

مگر برخلاف اسکے ہمارے گھر کا بھیدی ڈاکٹر مذکور کبھی بھی ہمارے مسیح کے نزدیک ایک باوقعت اور روحانی شاگرد نہ تھا اور آخرکار جب مرتد ہوا۔ تب بھی ہمارے گھر کا کچھ نہ بگاڑ سکا اور وہ لقب پایا۔ جسکی رسید شاید آپنے بھی دیکھی ہوگی۔ مگر آپکے گھر کے بھیدی کو تمام عقلا مجرم خیال کرتے ہیں۔ کہ اس نے بُرا کیا۔ لیکن اگر عیسائی نکتہ خیال سے دیکھا جاوے۔ تو اُس نے بُرا نہیں کیا بلکہ اچھا کام کیا۔ کیونکہ وہ اگر ایسا نہ کرتا۔ تو راہ نجات کا کھلنا مشکل تھا۔ اور جب ازل سے مقرر تھا۔ کہ یسوع مسیح مصلوب ہو۔ تو ضروری تھا۔ کہ یہوداہ اسکریوطی ایسا ہی کرتا۔ اس میں اسکا کوئی گناہ نہیں۔ اور نیز دوسری طرف ہم یہ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ پطرس اور توما یعنی توام بھی کوئی راسخ الاعتقاد شاگرد نہ تھے۔ اول الذکر یعنی پطرس نے تین بار مسیح کا انکار کیا۔ متی ۲۶: ۶۹ تا ۷۴ اور پطرس وہی شاگرد تھا جسکو مسیح آسمان کی بادشاہت کی کنجیاں دیچکا تھا۔ دیکھو متی ۱۶: ۱۷ و ۱۹ اور آخر الذکر توما یعنی توام اسکی قیامت کا منکر رہا۔ تاوقتیکہ مسیح خود اسپر ظاہر نہ ہوا۔ اور یہ نہ کہا۔ اے توما بے اعتقاد مت رہ۔ بلکہ اعتقاد رکھ یوحنا ۲۰: ۲۷ ۔ پس ہمارے گھر کے ایک شخص کے انکار کرنے سے

آپ کو کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

یہاں پر یہ امر بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ پطرس اور توام و یہوداہ اسکریوطی ہی صرف مسیح سے بے اعتقاد نہیں ہوئے۔ بلکہ تمام شاگردوں نے اچھا نمونہ نہیں دکھایا چنانچہ یہ بات کون نہیں جانتا۔ کہ یسوع اپنی شاگردوں سے بارہا یہ تذکرہ کرچکا تھا۔ کہ مَیں یروشلم کو جاؤنگا۔ اور مارا جاؤں گا مگر تین دن کے بعد پھر جی اُٹھوں گا دیکھو متی ۱۷/۲۲ مرقس ۹/۳۰ لوقا ۹/۴۳ ۔ مگر جب یسوع مصلوب ہُوا۔ تو سارے شاگرد پھر گئے۔ کسی کو یقین نہ تھا۔ کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھیگا۔ چنانچہ لوقا بوضاحت بیان کرتا ہے۔ اور لکھتا ہے۔ "کہ وہ (شاگرد) یہ باتیں کرہی رہے تھے۔ کہ یسوع آپ انکے بیچ میں آکھڑا ہُوا۔ اور ان سے کہا۔ تمھاری سلامتی ہو۔ مگر انہوں نے گھبرا کر اور خوف کھا کر یہ سمجھا۔ کہ کسی روح کو دیکھتے ہیں۔ اس نے ان سے کہا۔ تم کیوں گھبراتے ہو۔ اور کس واسطے تمھارے دل میں شک پیدا ہوتے ہیں۔ میرے ہاتھ اور میرے پاؤں دیکھو۔ کہ مَیں ہی ہوں۔ اور پھر نمبر ۴۱ میں لکھا ہے۔ کہ تب بھی مارے خوشی کے شاگردوں کو یقین نہ آیا۔ اور تعجب کرتے تھے۔ تو اس نے ان سے کہا۔ کہ یہاں تمھارے پاس کچھ کھانے کو ہے۔[ف۱] انہوں نے اسے بھُنی ہوئی مچھلی کا ٹکڑا دیا۔ اس نے لیکر ان کے روبرو کھایا۔ پھر اس نے ان سے کہا۔ کہ یہ میری وہ باتیں ہیں۔ جو مَیں نے تم سے اسوقت کہی تھیں۔ جب تمھارے ساتھ تھا۔ لوقا ۲۴/۳۶ تا ۴۴ اور اگر کہو۔ کہ یوحنا کی انجیل میں لکھا ہے کہ وہ چور تھا۔ اور کئی دفعہ یسوع مسیح اشارۃً کہہ چکا تھا۔ کہ تم میں سے ایک مجھے پکڑوائیگا۔ اور جب آخری فسح کھانے بیٹھا۔ تو صریح اشارہ یہوداہ اسکریوطی کی طرف کردیا۔ لہٰذا وہ دین و دنیا میں مسیح کے نزدیک معتمد نہ تھا۔ مگر ہم کہتے ہیں۔ یہ صریح غلط ہے۔ کیونکہ ہم متی ۱۰/۱ تا ۴ سے ثابت کرچکے ہیں۔ کہ وہ روحانیت میں یسوع کے تمام شاگردوں کے برابر تھا۔ اور یوحنا ۱۲/۶ تا ۴ سے یہ بھی ثابت ہے۔ کہ دنیوی مال کی صندوقچی یا خزانہ کا خزانچی تھا۔ گویا ایک طرح سے تمام شاگردوں سے زیادہ اعتباری تھا۔ پس پھر بتاؤ۔ کہ ہمارے گھر کے بھیدی کی مثال ہمیں کچھ ضعف پہنچا سکتی ہے؟

ف۱ حاشیہ یہ بات بھی غور کرنے کے قابل ہے۔ کہ اگر یسوع جی اُٹھنے کے بعد اپنے جلالی جسم میں تھا۔ تو بھنا ہُوا مچھلی کا ٹکڑا کیوں کھایا۔ منہ

ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ ہمارے مسیح کے تمام شاگرد ایسے ہی نہ تھے۔ مگر تمھارے مسیح کے شاگردوں کے متعلق وہ حالات لکھے ہیں جو ایمان کو بالکل ملیامیٹ کردیتے ہیں۔

مسیح کے مصلوب ہونے کے بعد یسوع کے تمام شاگردوں کے پھر جانے کا حال ریورنڈ جیمز جی ڈی ڈی اپنی کتاب تواریخ کلیسیا کے صفحہ ۹ پر اس طرح لکھتے ہیں۔

یسوع نے اس نوبت کی انتظاری کی تھی۔ اور بار بار اپنے شاگردوں کے سامنے اسکی پیشگوئی (مصلوب ہونے کی) کی۔ بلکہ ان سے وعدہ کیا۔ کہ میں تیسرے دن جی اٹھونگا۔ شاگرد خوف و تردد میں آکر ناامید ہوئے۔ وہ بڑے غم میں مبتلا ہوگئے۔

پس یہ ہیں۔ راسخ الاعتقاد حضرت مسیح ناصری کے حواری اور رسول۔ کیا انکا مقابلہ ہمارے مسیحؑ کے شاگردوں سے کیا جاسکتا ہے۔ اور اسی بھروسہ پر ایک شخص کے مرتد ہونے پر ایسا ناز کیا گیا۔ پھر اکبر مسیح منارۃ البیضاء کے دیباچہ کے صفحہ ۲ لکھتے ہیں:-

اور گو وہ مسلمانوں کے درمیان ایک فرقہ کی صورت (یعنی جماعت مسیح موعودؑ) اختیار کرے رہے۔ مگر مذہبی حیثیت سے اس کا وجود ویسا ہی ہے۔ جیسا ہندوؤں کے درمیان اگھور پنتھ کا۔ جس کے شمار کو بڑھانے والے قوم کے گھنونے لوگ ہوتے ہیں۔ اور ہم کو یاد آتا ہے۔ کہ چراغدین جموی نے قادیان کی یہ تعریف کی تھی۔ ہر گندی روح کی چوکی اور ہر ناپاک اور مکروہ پرندے کا بسیرا۔

ے حاشیہ مگر ہمارے خداوند مسیح قادیانی کے شاگرد ایسے ہیں۔ کہ اپنی جان و مال مسیح موعود پر قربان کرتے ہیں۔ چنانچہ صاحبزادہ عبداللطیف و عبدالرحمٰن صاحبان کا ایمان و عرفان اسپر شاہد ناطق ہے جو دونوں امیر کابل نے شہید کروائے۔ اور اول الذکر شاگرد وہ معزز رئیس تھا۔ جو امیر کابل کا اخوندزادہ تھا۔ یسوع مسیح کے حواریوں کی طرح معمولی حیثیت کا انسان نہ تھا۔ اس نے اپنا جاہ و منال اور جسم و روح خدا کے برگزیدہ مسیحؑ کے راستہ میں قربان کردیا۔ کیا ہے حضرت مسیح ناصری کے شاگردوں میں سے کوئی ایسا شاگرد جسے مسیح کے جیتے جی ایسا ایمان نصیب ہوا ہو۔ اے مرغ سحر عشق زپروانہ بیاموز + منہ

جائے غور ہے۔ کہ اکبر مسیح جس کے خیالی کے حاشیہ میں بھی یہ کبھی نہیں گذرا۔ کہ خدا ٹھٹھے میں نہیں اڑایا جاتا۔ اپنے گھر کی طرف نہیں دیکھتا۔

ہمارے حضرت اقدسؑ کی جماعت کے افراد کو قوم کے گھنونے لوگ کہتا ہے۔ مگر کاش۔ وہ یوحنا کی انجیل ہی غور سے پڑھ لیتا۔ تا آج اسے اور اسکے ہمنوا لوگوں کو یہ ندامت نہ اٹھانی پڑتی۔ جہاں لکھا ہے۔

پس پیادے سردار کاہنوں اور فریسیوں کے پاس آئے۔ اور انھوں نے ان سے کہا تم اسے (یسوع کو) کیوں نہ لائے۔ پیادوں نے جواب دیا۔ کہ انسان نے کبھی ایسا کلام نہیں کیا۔ فریسیوں نے انہیں جواب دیا۔ کیا تم بھی گمراہ ہو گئے۔ بھلا سرداروں یا فریسیوں میں سے بھی کوئی اسپر ایمان لایا۔ مگر یہ عام لوگ جو شریعت سے واقف نہیں۔ لعنتی ہیں۔ یوحنا ۷ باب ۴۵ تا ۴۹

پس اگر جماعت احمدیہ کے افراد (جن میں خدا کے فضل سے بڑے بڑے لیئق گریجوئیٹ بی۔اے۔ ایم۔اے۔ اور خاندانی نواب اور رؤساء ہیں) بخیال اکبر مسیح گھناؤنے ہیں تو ہمیں اسکے اس قول پر افسوس نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ یسوع مسیح کے فرقہ کے لوگوں کو شریر لوگوں نے شریعت سے ناواقف اور لعنتی کا خطاب دیا۔ اکبر مسیح کہتا ہے کہ احمدیہ جماعت کے شمار کو بڑھانیوالے قوم کے گھنونے لوگ ہوتے ہیں۔ مگر اسکو یہ پلید جھوٹ بولتے وقت یہ خیال نہ آیا کہ آجتک مسیحوں کا مشن عام طور انہی اقوام سے وابستہ ہے۔ جو پنجاب اور ہند کے تمام دیہات قصبات اور شہروں سے جدا ایک علیحدہ محلہ میں رہا کرتی ہیں۔ اور وہی اقوام مسیحیوں کے پنتھ کی تعداد بڑھانے والی ہیں۔

پھر اکبر مسیح نے ہم کو اپنی یاد سے چراغدین جمونی کی زبانی یہ تعریف سنائی۔ جو کوئی شریف طبع انسان سننا پسند نہیں کرتا۔ مگر ہم اسکو قصبۂ گلیل اور ناصرۃ کی پوری تعریف سنا دیتے ہیں۔ فلپس نے نتن ایل سے مل کر کہا۔ جس کا ذکر موسیٰ نے توریت میں اور نبیوں نے کیا ہے۔ وہ ہم کو مل گیا۔ وہ یوسف کا بیٹا یسوع ناصری ہے۔ نتن ایل نے اس سے کہا۔ کیا ناصرۃ سے کوئی اچھی چیز نکل سکتی ہے۔ یوحنا ۱ باب ۴۵ و ۴۶

پس اگر اکبر مسیح چراغدین کی زبانی ہم کو قادیان کی اپنے من بھانی تعریف سناتا ہے۔ تو

ہم نے اسکو نتن ایل جو مسیح کا شاگرد ہُوا۔ کی زبانی ناصرۃ کی تعریف سُنادی۔

اب گلیل کی تعریف سُن لو۔ بھیڑ میں سے بعض نے یہ باتیں سُن کر کہا۔ بے شک یہ وہ نبی ہے۔ بعضوں نے کہا۔ یہ مسیح ہے۔ اوروں نے کہا۔ کیا مسیح گلیل سے آئیگا؟ یوحنا $\frac{۴۰}{۷}$ و ۴۱

پھر ورس نمبر ۵۰ میں لکھا ہے۔ نکودیمس نے جو پہلے اس کے پاس (یعنی یسوع) آیا تھا اور انہیں میں سے تھا۔ ان سے کہا۔ کیا ہماری شریعت کسی کو مجرم ٹھہراتی ہے۔ جب تک پہلے اسکی سن کر جان نہ لیں۔ کہ وہ کیا کہتا ہے۔ انہوں نے اس کے جواب میں کہا۔ کیا تو بھی گلیل کا ہے۔ تلاش کر۔ اور دیکھ۔ کہ گلیل سے کوئی نبی نہیں اُٹھنے کا۔ یوحنا $\frac{۷}{۵۰ و ۵۲}$

پس ہم کہتے ہیں۔ ناصرۃ سے بقول نتن ایل کوئی اچھی چیز نہیں نکل سکتی۔ اور گلیل سے کوئی نبی نہیں اُٹھ سکتا۔ لہٰذا آپکے گواہ چراغدین سے کئی درجہ بڑھ کر نتن ایل اور دوسرے معزز یہود کے علماء معتبر ہیں پہلے ان کی سن لیں۔

اور یہ جو آپنے کہا ہے۔ کہ قادیان ہر گندی روح کی چوکی ہے۔ اور ہر مکروہ پرندے کا بسیرا ہے۔ یہ بھی کوئی نئی بات نہیں۔ بعض بدبخت لوگوں نے یہی القاب و خطاب حضرت مسیح ناصری جیسے مقدس انسان کو دیئے تھے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

یسوع نے کہا۔ کیا موسیٰ نے تمھیں شریعت نہیں دی۔ تو بھی تم میں سے کوئی شریعت پر عمل نہیں کرتا۔ تم کیوں میرے قتل کی کوشش میں ہو۔ لوگوں نے جواب دیا۔ کہ تجھ میں بدروح ہے۔ کون تیرے قتل کی کوشش میں ہے۔ یوحنا $\frac{۷}{۱۹ تا ۲۰}$

پھر ایک دوسری جگہ لکھا ہے۔ "ان باتوں کے سبب یہودیوں میں پھر اختلاف ہُوا۔ ان میں سے بہتیرے تو کہنے لگے۔ کہ اس میں بدروح ہے۔ اور وہ دیوانہ ہے۔ تم اس کی کیوں سُنتے ہو۔ یوحنا $\frac{۱۰}{۱۹ و ۲۰}$

پھر ایک اور جگہ لکھا ہے۔ جب اس کے عزیزوں نے یہ سُنا۔ تو اُسے پکڑنے کو نکلے۔ کیونکہ کہتے تھے۔ کہ وہ بے خود ہے۔ اور فقیہہ جو یروشلم سے آئے تھے یہ کہتے تھے۔ کہ اس کے ساتھ بعلزبول ہے۔ اور یہ بھی کہ وہ بدروحوں کے سردار کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہے۔ مرقس $\frac{۳}{۲۱ و ۲۲}$

پس ہم کہتے ہیں۔کہ اگر بقول تمہارے چراغدین کے قادیان ہر گندی روح کی چوکی اور ہر ناپاک اور مکروہ پرندے کا بسیرا ہے۔ اُس کا یہ کہنا کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ اس جیسی ناپاک روحوں نے اس سے پہلے حضرت مسیح ناصری جیسے مطہر انسان اور خدا کے برگزیدہ کی نسبت کہا کہ اُس میں بد روح کا بسیرا اور وہ بد روحوں کے سردار کی جائے سکونت ہے۔ پس اگر اکبر مسیح یا چراغدین نے قادیان کی مقدس بستی کی نسبت ایسے ناپاک الفاظ استعمال کیے تو انہوں نے اُسی بد بخت گروہ کی تقلید کی ہے جنہوں نے حضرت مسیح ناصری کی نسبت ایسے گندے الفاظ بولے۔

ماہوار رپورٹ صیغہ اشاعت اسلام قادیان

اس سے پہلے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے صیغہ جات کی ماہوار رپورٹ ریویو میں شائع ہوا کرتی تھی جو کچھ عرصہ سے نامعلوم وجوہات کے باعث بند ہے۔ مگر یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ ناظرین ریویو کو کم از کم اس صیغہ کے ضروری حالات سے ہر ماہ آگاہ کیا جایا کرے اسلیئے انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو اس نمبر سے جاری کیا جاتا ہے۔ وما توفیقی اِلّا باللہ۔

ریویو اردو و انگریزی کی خریداری جیسے کہ ہر سال شروع سال میں اور سالانہ قیمتوں کی وصولی کیلیئے وی۔پی بھیجنے کے وقت بعض لوگ ریویو بند کرا دیا کرتے ہیں۔ کم ہے۔ اسلیئے میں جملہ احباب کیخدمت میں عموماً اور سکرٹری صاحبان کیخدمت میں خصوصاً عرض کرتا ہوں کہ اپنے اپنے شہر میں جن احمدیوں کے نام ریویو جاری نہ ہو جاری کرانیکی کوشش کریں حضرت مسیح موعودؑ نے ریویو کی خریداری کیلیئے تاکیدی حکم دیا ہوا ہے۔ علاوہ اسکے ذی استطاعت احباب کو ولایت اشاعت اسلام کیلیئے جو رسالہ جاتا ہے۔ اسمیں اعانت کا روپیہ بھیجنا چاہیئے۔ اور غریب احمدیوں یا جہاں مناسب سمجھیں غیر احمدیوں کے نام ریویو جاری کرا کر سلسلہ کی تبلیغ کرنی چاہیئے۔ ذیل کے احباب نے اعانت میں حصہ لیا۔

ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر نے چار انگریزی پرچے اپنے خرچ پر ولایت جاری کرائے۔ حافظ محمد عبد المجید صاحب کوٹہ منصوری ایک انگریزی پرچہ جاری کرایا۔ منشی عبد اللہ خانصاحب گرداور کوٹ رادھا کشن مستری محمد موسیٰ صاحب لاہور نے ایک ایک اردو پرچہ کی قیمت علاوہ خریداری عطا فرمائی۔ منشی ذوالفقار علی خانصاحب ریاست رامپور نے علاوہ ہر دو پرچوں کی خریداری کے نو روپے بطور اعانت عطا فرمائے۔ میاں مہر الدین و کرم الدین صاحبان لالہ موسیٰ نے علاوہ خریدی رسالہ کے سلسلہ کی تبلیغ فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمادے اور بیش از بیش خدمات دین بجالانیکی توفیق بخشے۔ آمین

شیر علی
(افسر صیغہ اشاعت اسلام)

گوشوارہ آمد و خرچ بابت ماہ جنوری ۱۹۱۵ء صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان و اراکان

صیغہ تعلیم

آمد: چندہ	فیس	عطیہ فنڈ	فیس بورڈنگ	[illegible]	صفحی	کرایہ مکانات	فروخت اسباب	متفرق	میزان آمد	بقایا	میزان کل	خرچ: عملہ مدرسہ	[illegible]	اخراجات بورڈنگ	تنخواہ بورڈنگ	فیض الاسلام	مرمت سکول	وظائف امدادی	صفحی	[illegible]	کرایہ مکانات	متفرق معمولی	میزان خرچ	باقی
[illegible] ۱۳/	[illegible] ۰۲۳/	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۴/	[illegible] ۰۹/	[illegible] ۶/پ	[illegible]	[illegible] ۵/	[illegible]	[illegible] ۱۱/	[illegible] ۶/	[illegible] ۱/	[illegible] ۴/	[illegible] ۰۷/	[illegible] ۹/پ	[illegible]	[illegible] ۰۹/	[illegible] ۹/	[illegible] ۵/	[illegible] ۰۹/	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۴/	[illegible] ۲/	[illegible] ۱۵/

مدرسہ احمدیہ

آمد: چندہ	[illegible]	[illegible]	وظائف	متفرق	میزان آمد	فاضل گزشتہ	فاضل	خرچ: عملہ مدرسہ	سامان	[illegible]	اخراجات	وظائف امدادی سالکین	متفرق معمولی	میزان خرچ	فاضل
[illegible] ۹/پ	[illegible] ۳/	[illegible] ۱/	[illegible]	[illegible] ۷/	[illegible] ۸/پ	[illegible] ۳/پ	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۰۶/	[illegible]	[illegible] ۱۵/	[illegible] ۰۵/	[illegible] ۱۱/	[illegible] ۹/	[illegible]	[illegible] ۳/پ

زکوٰۃ

آمد: رقم	بقایا سابقہ	میزان	خرچ: وظائف	باقی
[illegible] ۰۵/	[illegible] ۵/	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۸/	[illegible] ۲/

اشاعت اسلام

آمد: اعانت	ریویو انگریزی	اردو	[illegible]	ترجمۃ القرآن	کرایہ مکانات	متفرق	میزان	بقایا	میزان کل	خرچ: عملہ	باقی
[illegible] ۷/	[illegible] ۱۲/	[illegible] ۷/	[illegible] ۱۵/	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۳/۲پ	[illegible] ۰۱۲/	[illegible] ۲/۵پ	[illegible] ۱/۱پ	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۷/۲پ

بیت المال

آمد: [illegible]	[illegible]	متفرق	میزان	فاضل گزشتہ	فاضل	خرچ: [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	وظائف	میزان خرچ	فاضل
[illegible] ۱/۳پ	[illegible] ۸/پ	[illegible] ۴/	[illegible] ۹/۷پ	[illegible] ۲/۷پ	[illegible] ۱۳/۷پ	[illegible] ۵/	[illegible] ۴/۱۱پ	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۶/پ	[illegible] ۱۳/۸پ	[illegible] ۱۱/

مقبرہ

آمد: حصہ جائداد	وصایا	محصول	[illegible]	[illegible]	کرایہ مکانات	متفرق	میزان	بقایا سابقہ	میزان کل	خرچ: [illegible]	ساجد	[illegible]	الاؤنس	[illegible]	میزان خرچ	باقی
[illegible] ۱۰/	[illegible] ۷/	[illegible]	[illegible] ۳/	[illegible] ۱۲/	[illegible] ۸/	[illegible]	[illegible] ۰۱۵/	[illegible] ۱۰/۱۵	[illegible] ۱۵/۷پ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یتامیٰ

آمد: رقم	فاضل گزشتہ	فاضل	خرچ: [illegible]	وظائف	میزان خرچ	فاضل
[illegible] ۰۱/	[illegible] ۴/۸پ	[illegible] ۲/۳پ	[illegible] ۰۹/	[illegible] ۰۱۲/	[illegible] ۶/	[illegible] ۹/۵پ

بقایا صیغہ جات یکم فروری ۱۹۱۵ء

تعلیم	۳	۱۵	۱۰۲۰۵
اشاعت اسلام	۲	۷	۲۵۱۹
مقبرہ بہشتی	۷	۱۵	۲۵۸۸
مساکین	۱۱	۷	۱۵۱۱
زکوٰۃ	۳	۲	۳۹۸۴
بورڈران بالائی	۶	۱۰	۱۶۸۷
ء احمدیہ	۰	۱۳	۲۲۶
امانت اندرونی	۹	۱۴	۴۹۶۶
ء بیرونی	۹	۱۲	۷۱
مستقل فنڈ	۶	۲	۳۹۱۴
میزان	۸	۴	۳۱۶۷۷
منہائی فاضل	۶	۴	۱۹۶۴۳
باقی	۲	۰	۱۲۰۳۴
منہائی پیشگی	۳	۱۰	۱۱۹۶۷
باقی نزد امین	۱۱	۵	۶۶

تفصیل پیشگی صیغہ جات

تعلیم	۰	۱۴	۱۶۲۰
بیت المال	۰	۰	۳۰۱۸
مقبرہ بہشتی	۹	۱	۴۶۰
اشاعت	۰	۰	۳۵۰
مدرسہ احمدیہ	۰	۰	۶۰۰
تعمیر	۶	۱۰	۵۳۷۳
متفرقات	۰	۰	۵۴۵
میزان	۳	۱۰	۱۱۹۶۷

تفصیل فاضل صیغہ جات

مدرسہ احمدیہ	۹	۱	۳۳۲۴
بیت المال	۳	۱۱	۷۸۱۹
تعمیر	۵	۴	۲۳۱۴
یتامیٰ	۵	۹	۱۱۱۵
متفرقات	۸	۹	۵۰۶۹
میزان	۶	۴	۱۹۶۴۳

محمد اشرف — ناظر

خلیفہ رشید الدین — محاسب

از محکمہ صاحبان فنانشل کمشنر بہادر پنجاب

اطلاع برائے مطابع

گورنمنٹ پنجاب حال میں اُن جدید منڈیوں کے اندر جو نہر لوئر باری دوآب و نہر اپر چناب اور نہر اپر جہلم سے سیراب شدہ رقبہ جات میں تعمیر کیجائیں گی - گرین ایلیویٹرون کے قائم کرنے کے سوال پر غور کرتی رہی ہے - اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے - کہ پرائیویٹ اشخاص کو اپنے طور پر ایلیویٹروں کی تعمیر کرنے کی ترغیب دینے کے لیئے گورنمنٹ نو آباد شدہ قصبہ جات میں ریلوے سٹیشنوں کے قریب ریل کی لائن سے متصل مناسب جگہ بلاقیمت مگر بقید ادائیگی معاملہ زمین اس شرط پر عطا کریگی - کہ اسجگہ کو صرف ایلویٹر کی تعمیر کے لیئے استعمال کیا جاوے - جو اشخاص مندرجہ بالا شرائط پر چلنا چاہیں - انکو افسران نو آبادی متعلقہ کے پاس درخواست کرنی چاہیئے ؂

دستخط

لاہور

۵ - فروری ۱۹۱۵ء ڈبلیو بریرایس رجسٹرار سول سکریٹریٹ پنجاب

اُردو قاعدہ

قاعدہ یسرنا القرآن حصہ سوم جو اُردو پڑھنا سیکھنے کے لیئے قاعدہ مذکور کی طرز پر ہے - بعد ترمیم چھپ کر تیار ہو گیا ہے - جیسے یہ قاعدہ عربی پڑھنے کے لیئے مفید ہے ویسے ہی یہ حصہ اُردو کے لیئے بھی مفید ہے - ایسا ہی قاعدہ یسرنا القرآن مکمل اور حصہ اول - اور اس قاعدہ کی طرز تحریر اور رسم خط کے تین پارہ موجود ہیں جنہیں بچے نہایت آسانی سے پڑھ سکتے ہیں - قیمت مکمل قاعدہ ۲ر حصہ اول ۱ر حصہ سوم ۱ر اور فی پارہ ۱ر ہے - کتاب مرقات الیقین فی حیوٰۃ نور الدینؓ کی قیمت عہ ہے - اور یہ ساری کتابیں دفتر میگزین سے مل سکتی ہیں ؂

منیجر ریویو قادیان

RCG-NO. L 303
Digitized by Khilafat Library

پرانا سوزاک

سوزاک پرانا ہوجانے سے کبھی
سوزاک میں جلن نہیں ہوتی لیکن پیشاب رک رک کر ہوتا ہے اور
پیشاب میں پیپ آجاتی ہے پیشاب رک کی دوا استعمال کرنا چاہیئے
کبھی چنبک پیدا ہوجاتی ہے ایسی حالت میں سوزاک کی دوا ایک پانچ آنہ (۵؍)
قیمت فی شیشی ۸؍ محصولڈاک ۵؍

(اس گرمی کے موسم میں یہ چار دوائیاں آپکے دکھ درد کے بیچ دوست ہیں)

اگر علاج نہ کیا جائے تو زندگی وبال ہو جاتی ہے
مواد تھوڑا تھوڑا آتا ہے اور ایسی حالت میں پیشاب بند ہوجاتی ہے
ہر زخم کا مرہم سب طرح کے زخموں میں فائدہ کرتا ہے زخم کے کیڑے اس مرہم سے مرجاتے ہیں
جلد بھرتا ہے مرہم لگانے کے ساتھ ہی زخم دھو ڈالنا چاہیئے جس دوا سے زخم دھونیکا پانی بنتا ہے
چھوٹی چھوٹی پھنسیوں کی طرح بنی ہوئی ہے ایک ٹکیہ پانی میں
زخم دھونے کا پانی بنتا ہے قیمت ۸؍ محصول ۵؍

ایک تندرستی ہزار نعمت

ڈاکٹر - ایس کے برمن کا بنایا ہوا پین ہیر - یہ اندرونی اور بیرونی ہر قسم
کے درد کو دور کرنیکے لیئے ایک لاجواب دوا ہے - موچ - چوٹ -
گٹھیا کے سبب جوڑوں میں یا گانٹھوں میں درد ہو - ریاح یا
سردی کی وجہ سے - کمر - کولہا - پنجر - گردن وغیرہ میں درد ہو
تو اسکے مالش سے فوراً ہی دور ہوجاتا ہے - داڑھ
کے مسوڑھے کے درد کو بھی یہ فائدہ کرتا ہے قیمت
فی شیشی ۱۲؍ محصولڈاک ۵؍
ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶
تاراچند دت
اسٹریٹ کلکتہ

دوائیاں ہیں جس سے سارے ہندوستان میں امیر وغریب کے گھر میں استعمال کی جاتی ہیں

سر درد و ریاح کی دوا - ڈاکٹر ایس کے برمن کی درد سر کی گولیاں استعمال کرنے سے آرام ہوجاتا ہے
ہر طرح کے درد سر میں فائدہ کرتی ہیں بلکہ بدن میں جہاں کہیں درد ہو اس کو دور کرتی ہیں
استعمال سے دور ہوجاتی ہیں قیمت ۱۲ ٹکیوں کی ایک
شیشی ۶؍ محصولڈاک ۵؍ وغیرہ
ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ
کلکتہ

مطبع میگزین قادیان میں منشی محمد نصیب پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے چھپکر صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کیلئے شائع ہوا۔